ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

رجب 1432ھ جون 2011ء

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مجھے
بشریت کی زد میں ہے عالم گردوں
(اقبالؒ)

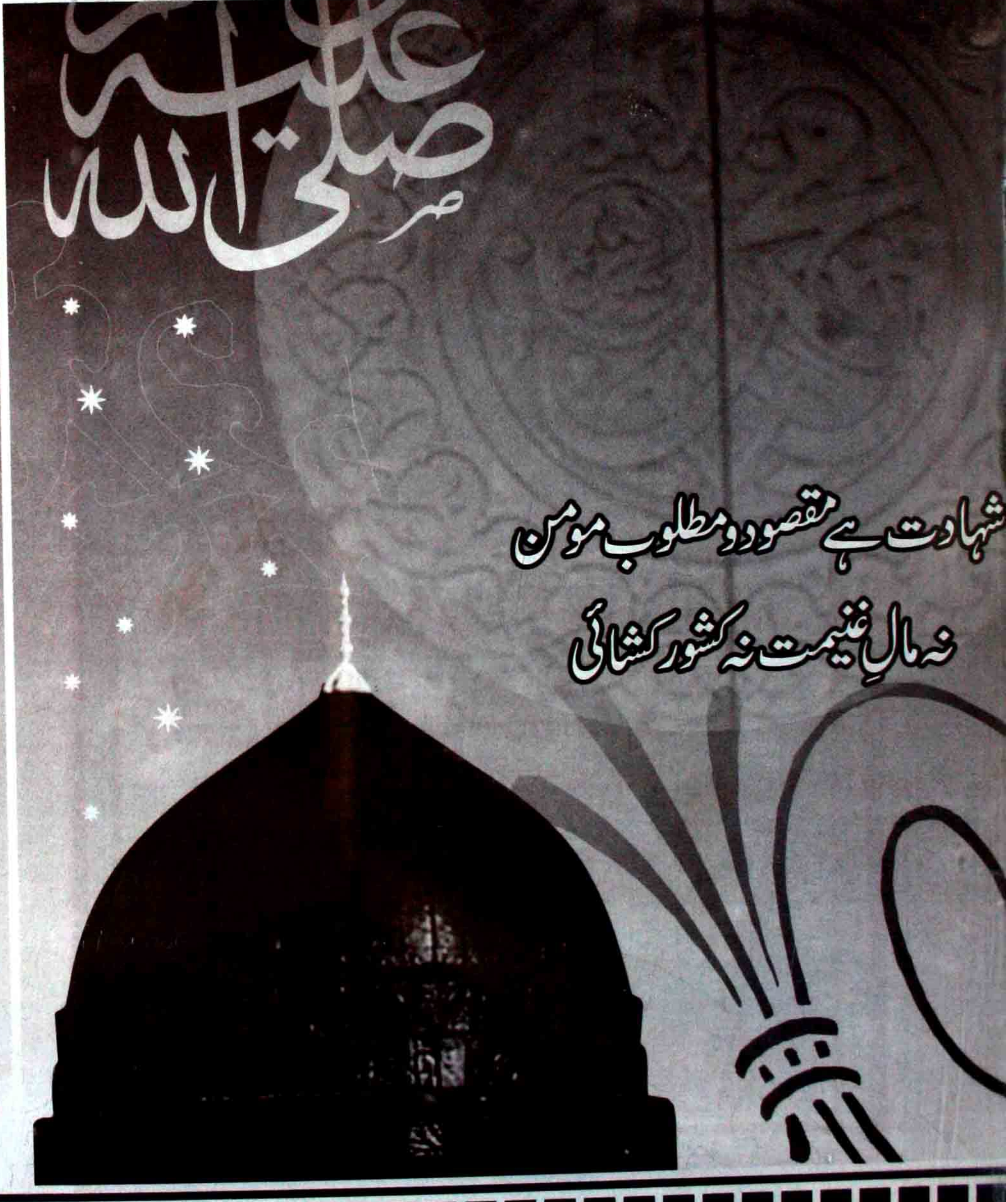

یارب نامۂ اعمال میں لکھ دے گدائے مصطفیٰ ﷺ شیخ کامل شیر ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے واسطے

SRRM

شیر ربانی رائس ملز

آٹومیٹک پلانٹ سے سیلہ چاول تیار کئے جاتے ہیں

کمپیوٹرائزڈ جدید پلانٹ پر تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے چاول کی خرید وفروخت کا بااعتماد مرکز

پروپرائٹرز: حاجی محمد رمضان، حاجی محمد شوکت

جڑانوالہ روڈ بچیکی ضلع ننکانہ صاحب

فون نمبر (آفس) 056-2721411-2004684-056-2721111
(رہائش) 056-2721111-2721112
(موبائل) 0300-8413842-0300-8465013

marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

رجسٹرڈ نمبر CPL#35، جلد نمبر 56، شمارہ نمبر 6، جون 2011ء، بمطابق رجب المرجب 1432ھ

بیادگار

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ثانی لاثانی سجادہ نشین اعلیحضرت شیر ربانی شہباز لامکانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر اعلیٰ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین: آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ناظم دفتر

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

فی شمارہ ----------	15 روپے
سالانہ چندہ برائے پاکستان بذریعہ عام ڈاک ------	150 روپے
سالانہ چندہ برائے مشرق وسطیٰ، جنوب مشرق ایشیاء، یورپ افریقہ	20 امریکی ڈالر
آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، جنوبی امریکہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ	25 امریکی ڈالر

زر معاونت
500 روپے

معاونین خصوصی
1000 روپے

فون شرقپور شریف: 0562591054 فون لاہور 7313356-7225144

مقام اشاعت: آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

خط و کتابت: دفتر ماہنامہ نور اسلام کاشانہ شیر ربانی 5 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد حضرت داتا دربار لاہور

میاں جمیل احمد شرقپوری پرنٹر پبلشر نے آرزو پرنٹرز 2 کورٹ سٹریٹ 26 لوئر مال لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف سے شائع کیا

marfat.com

فہرست

ارشاد باری تعالیٰ	ادارہ	4
ارشاد نبوی ﷺ	ادارہ	6
نعت شریف (شب معراج)	پروفیسر محمد اکرم رضا	7
اسلامی مساوات	ادارہ	8
حب نبی ﷺ کے تقاضے	میجر جنرل انعام الرحمٰن	11
نبی ﷺ کا علم ما کان و ما یکون	ادارہ	17
زکوٰۃ کی اہمیت	محمد عابد حسین رضوی	21
معراج النبی ﷺ	محمد انور قمر شرقپوریؒ	29
امام اعظم ابو حنیفہؒ	خان آصف	35
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کی تبلیغی سرگرمیاں	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	46
نظام تعلیم	سید عبدالرحمٰن بخاری	60
اوقات نماز	ادارہ	64

marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ

ومنھم من عٰھد اللہ لئن اٰتٰنا من فضلہ لنصدّقن ولنکونن من الصّٰلحین O فلمآ اٰتٰھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون O (التوبہ آیت 75-76)

ترجمہ :۔ اور کچھ ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے وعدہ کیا اللہ کے ساتھ کہ اگر اس نے دیا ہمیں اپنے فضل سے تو ہم دل کھول کر خیراتُ دیں گے اور ضرور ہو جائیں گے نیکو کاروں میں۔ پس جب اس نے عطا فرمایا انہیں اپنے فضل سے تو کنجوسی کرنے لگے اس کے ساتھ اور روگردانی کر لی اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔

تشریح :۔ ثعلبہ بن حاطب بار گاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میری طرح رہو اگر میں چاہتا تو یہ پہاڑ سونے کے بن جاتے اور میرے ساتھ ساتھ چلتے اس نے پھر وہی عرض کی کہ حضورؐ دعا فرمادیں کہ میں مالدار ہو جاؤں اور مجھے خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق مبعوث فرمایا ہے۔ اگر مجھے دولت ملی تو میں ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تم شکر ادا کر سکو زیادہ مال حاصل سے بہتر ہے۔ جس کا تم شکر ادا کرنے سے قاصر رہو۔ لیکن اس نے پھر اپنی عرض دوہرائی حضورؐ نے دعا فرمائی اے اللہ اس کو مال عطا فرما۔ اب کیا تھا لب مصطفیؐ دعا کے لئے کھلے تو ادھر رزق کے دروازے کھل گئے اس نے چند بکریاں خریدیں اور ان میں اتنی برکت ہوئی کہ مدینہ میں کوئی حویلی ایسی نہ تھی جہاں وہ سما سکیں۔ باہر دور جنگل میں ڈیرہ بنایا۔ پہلے تو چاہت تھی کہ صبح و شام مسجد میں بسر ہوتی اب پہلے دن کو غیر حاضری ہوئی پھر رات کو بھی غیر حاضری ہونے لگی۔ ہفتہ میں صرف جمعہ کی نماز مسجد نبویؐ میں نصیب ہوتی لیکن ریوڑ کی غیر متوقع افزائش کے باعث مصروفیات اتنی بڑھیں

کہ جمعہ تو کیا عید کے دن بھی حاضری نصیب نہ ہوتی۔ اسی اثناء میں زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو عامل اس کے پاس روانہ فرمائے اس نے کہا کہ یہ تو بہت زیادتی ہے تم ذرا آگے سے ہو آؤ میں اتنے میں سوچ رکھوں گا۔ وہ دونوں اس کے ہاں سے سلیمی کے پاس گئے اس نے ثعلبہ کی بات سن لی تھی اس نے بہترین جانور زکوٰۃ کے لئے بخوشی پیش کر دیئے۔ جب واپسی پر ان عاملوں کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو کہنے لگا ذرا وہ خط دکھاؤ۔ دیکھوں اس میں کیا لکھا ہے پڑھنے کے بعد کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے۔ تم جاؤ میں ذرا سوچ لوں' جب وہ عامل بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو اس سے پیشتر کہ وہ کچھ عرض کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثعلبہ ہلاک ہو گیا اور سلیمی کے لئے حضور نے دعا فرمائی۔ چنانچہ ثعلبہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس کے رشتہ داروں نے اسے بتایا کہ تیرے حق میں یہ آیت اتری ہے تو زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ رونے لگا اور سر پر خاک ڈالنے لگا پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں بھی وہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا تیری زکوٰۃ اس کے رسول نے منظور نہیں فرمائی تو میں کیسے منظور کر سکتا ہوں۔ پھر عہد فاروقی میں حاضر ہوا اور زکوٰۃ پیش کی حضرت فاروق اعظم نے بھی یہ کہہ کر رد فرمادی کہ جب تیری زکوٰۃ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول نہ کی تو میں کیونکر قبول کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اسی حالت میں وہ عہد عثمانی میں مر گیا۔

مندرجہ بالا روایت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ مال زکوٰۃ بخوشی ادا کرنا چاہیے تاکہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ وسلم قبول فرمالیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت فضول سوچ و بچار میں پڑ کر زکوٰۃ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار فرمادیں اور ہمیں دنیا و آخرت میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔

marfat.com

ارشاد نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

تشریح:۔ جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو ثواب ہی کی نیت سے پڑھتا ہے تو معمولی سی بات ہے کہ گھر میں نہ پڑھے مسجد میں جاکر جماعت سے پڑھ لے اس میں نہ تو کوئی وقت ہے اور نہ ہی کوئی مشقت اور اتنا بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کون شخص ایسا ہو گا جس کو ایک روپے کے ستائیس ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑے مگر دین کے معاملہ میں اتنے بڑے نفع سے بھی بے توجہی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں۔ جو شخص گھر سے وضو کر کے محض نماز کی نیت سے مسجد میں جائے تو اس کے ہر ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ اور ایک خطا کی معافی ہوتی چلی جاتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے نزدیک ہی کہیں منتقل ہو جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہیں رہو تمہارے مسجد تک آنے کا ہر ہر قدم لکھا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے نماز کو جائے وہ ایسا ہے جیسا کہ گھر سے احرام باندھ کر حج کو جائے جب نمازی نماز پڑھ چکے تو اس کے بعد جب تک مصلے پر بیٹھا رہے تو فرشتے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب امام سورہ فاتحہ کے بعد امین کہتا ہے تو ملائکہ بھی امین کہتے ہیں جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو جاتی ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جماعت کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے۔ اگر بیمار بھی کسی طرح جماعت میں جا سکتا تھا تو وہ بھی جاکر شریک ہو جاتا تھا چاہے دو آدمیوں کو کھینچ کر لے جانے کی نوبت آتی۔ اور یہ اہتمام کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے اور ہمارے آقا و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کا اہتمام تھا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں یہی صورت پیش آئی کہ مرض کی شدت کی وجہ سے بار بار غشی ہوتی تھی۔ اور کئی کئی دفعہ وضو کا پانی طلب فرماتے تھے آخر ایک مرتبہ وضو فرمایا اور حضرت عباسؓ اور ایک اور صحابیؓ کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے کہ زمین پر پاؤں مبارک اچھی طرح جمتے بھی نہ تھے حضورؐ جاکر نماز میں شریک ہوئے۔ نماز باجماعت کی فضیلت، اہمیت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم نماز باجماعت کی پابندی کر کے بے حساب اجر و ثواب حاصل کر کے اس کو اپنا توشہ آخرت بنائیں۔

marfat.com

شب معراج

پروفیسر محمد اکرم رضا

عرش اعظم پہ ہے وہ ماہ لقا آج کی رات ۔ نور ہی نور میں ہے غرق فضا آج کی رات
آپ ہیں جملہ رسولوں کے امامت فرما ۔ راز پھر اول و آخر کا کھلا آج کی رات
ہر گھڑی آپ کو تھا امت عاصی کا خیال ۔ اس لئے تحفہ نمازوں کا ملا آج کی رات
فرش سے عرش تلک جس کی عملداری ہے ۔ سوئے افلاک وہ سلطان چلا آج کی رات
نور وہ نور ہاں وہ وجہ قیام ہستی ۔ اپنے اللہ سے ملنے کو چلا آج کی رات
کس کی آمد ہے جہنم کے بجھے ہیں شعلے ۔ کس کی آمد سے در خلد کھلا آج کی رات
"لن ترانی" سے جو حائل تھا حجاب اکبر ۔ "ادن منی" کے تقاضوں سے اٹھا آج کی رات
جس کے انوار سے ضوبار ہوئے شمس و قمر ۔ اپنے اللہ کا مہمان ہوا آج کی رات
کس کی آمد ہے کہ ہر سمت ادب سے ہیں کھڑے ۔ حور و غلمان و ملک بہر دعا آج کی رات
شاہ کونین کی بے پایاں عنایت کے طفیل ۔ دامن دل کا ہر اک چاک سلا آج کی رات
"ادن منی" کی صدا آئی گئی آئی گئی ۔ "قاب قوسین" کا منظر تھا جدا آج کی رات
رک گئے تھک کے جہاں پر کہ براق و رفرف ۔ اس سے بھی آگے بڑھا نور ہدیٰ آج کی رات
حسن گلزار یقین، جان جہاں، کان عطا ۔ نور خلاق ہوا جلوہ نما آج کی رات

رب کونین سے بندوں کو ملانے کو رضا
ہے سر عرش وہ محبوب خدا آج کی رات

marfat.com

اسلامی مساوات

خلیفہ معتضد باللہ نے خلافت سے پہلے کسی شخص سے قرض لینا تھا۔ مگر نہ لے سکا۔ وہ جب بھی اپنے مقروض سے تقاضا کرتا وہ کوئی بہانا بنا کر اسے ٹال دیتا تھا۔ آخر معتضد باللہ خلیفہ بن گیا۔ اب اس نے خود ہی تقاضا کرنا چھوڑ دیا کہ حاکم وقت کو مناسب نہیں کہ تقاضائے رقم کے لئے اس کے گھر میں جائے۔

مگر مقروض نے جب دیکھا کہ خلیفہ وقت بھی مجھ سے قرض کی واپسی کا تقاضا چھوڑ گیا ہے تو دوسرے لوگ کیا حیثیت رکھتے ہیں اس نے اور بھی بہت سے لوگوں سے قرض لے لیا۔ اور ان سے بھی وہی روش اختیار کی جو معتقد باللہ سے روا رکھی تھی۔

آخر ان قرض خواہوں نے قاضی ابو حازم کی عدالت میں دعوے کر دیئے۔ قاضی ابو حازم نے اس شخص کو عدالت میں طلب کر لیا۔ اس پر جرح وقدح کی تو واضح ہو گیا کہ اس نے واقعی قرض لیا ہوا ہے۔ قاضی نے اس کے خلاف ڈگریاں کر دیں۔ اب وہ شخص اس قدر مجبور ہوا کہ اسے ان لوگوں کا روپیہ دینا ہی پڑا۔

قاضی ابو حازم کا یہ پہلا فیصلہ تھا۔ لوگ خوش ہو گئے قاضی کی درازی عمر کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ کچھ اور لوگ بھی اس مقروض کے قرض خواہ تھے جو مانگ مانگ کے خاموش ہو گئے تھے۔ اور عدالت میں جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے قاضی کی انصاف پسندی کو دیکھا تو انہوں نے بھی دعوے دائر کر دیئے۔ بالآخر انہیں بھی ان کا حق مل گیا۔

اب خلیفہ معتضد باللہ کو بھی اپنا قرض یاد آ گیا۔ اس نے بھی قاضی کو کہلا بھیجا کہ میں نے بھی اس شخص سے قرض لینا ہے۔ قاضی نے اس کے جواب میں لکھا کہ مدعی بن کے عدالت میں آیئے۔ اور گواہ پیش کیجئے۔ گواہوں کے بغیر آپ کا دعویٰ کیسے درست تسلیم کر لوں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں فرضی گواہوں سے کام نہیں بنے گا۔ میں جانتا ہوں آپ حاکم وقت ہیں آپ کے لئے گواہ پیش کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ جو گواہ پیش کریں گے۔ مجھے ان پر جرح وقدح کرنا ہو گی۔ اور یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ وہ شرعی لحاظ سے قابل گواہی اور قابل اعتبار بھی ہیں۔ یا نہیں۔ اگر وہ اس کے اہل نہ ہوئے تو ان کی گواہی جھوٹی قرار دی جا سکتی ہے۔ اس کے باوجود اگر انہوں نے عدالت میں

marfat.com

جھوٹ بولا تو جھوٹ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

خلیفہ نے دو معزز اشخاص کے نام بطور گواہ پیش کر دیئے۔ اور خود ایک مدعی کی حیثیت سے آیا۔ قاضی نے کہا یہ دونوں شخص امیر المومنین کے لئے معزز ہو سکتے ہیں مگر ان پر جرح و قدح کئے بغیر گواہی نہیں لوں گا۔

خلیفہ نے کہا قاضی صاحب! آپ جانتے ہیں یہ قضا کا عہدہ پہلے میرے پاس تھا۔ ہم نے آپ کو یہ اعزاز بخشا مگر اس کے جواب میں آپ ہمیں ہی آنکھیں دکھانے لگے ہیں۔

قاضی نے کہا میں جانتا ہوں یہ عہدہ آپ کے پاس تھا۔ مگر آپ کے فیصلوں کے بارے میں مجھ سے کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔ اب مجھے اللہ نے اس عہدے پر فائز کیا ہے۔ اب میرے غلط فیصلوں پر گرفت مجھ پر ہوگی۔

ابو حازم کو معلوم ہونا چاہئے میرے حق میں فیصلہ غلط نہیں ہوگا۔ میں نے واقعۃً اس شخص سے پیسے لینے ہیں۔

میں آپ کی بات درست تسلیم کرتا ہوں۔ مگر گواہوں کی گواہی کے بغیر میں کچھ بھی کہنے سے عاجز ہوں۔

یہ ایک عجیب منظر تھا خلیفہ وقت اپنے ہی قاضی کی عدالت میں بے بس ہو کے کھڑا تھا اس کی بات کو درست تسلیم نہیں کیا جا رہا تھا۔ عدالت کی کاروائی کسی بند کمرے میں نہیں ہو رہی تھی۔ لمحے لمحے کی خبریں لوگوں تک پہنچ رہی تھیں۔ آخر خلیفہ نے اپنے گواہوں کو بلا بھیجا۔ مگر گواہ پیش نہیں ہوئے۔ وہ شرعی لحاظ سے گواہی دینے کے اہل نہیں تھے۔ وہ بادشاہ کو خوش کرنے کے زعم میں عدالت کی قدغن نہیں لگوانا چاہتے تھے۔

خلیفہ وقت گواہوں کی آمد کا منتظر تھا۔ وہ گردن جھکائے کھڑا تھا۔ مگر جب گواہ پیش نہیں ہوئے تو قاضی نے امیر المومنین کا دعویٰ خارج کر دیا اور خلیفہ کو ہدایت کی کہ آئندہ ایسے مقدمات نہ لائے جائیں جن سے عدالت کا وقت ضائع ہو۔ خلیفہ محروم امیدوں کے ساتھ واپس آگیا۔ اصولوں کے سامنے سر نگم تھا۔

ایک وقت تھا کہ اسلام کے نظام عدل میں حاکم اور محکوم اور راعی اور رعایا میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ اسلامی عدالت میں سب ایک عام شخص سے زیادہ نہ ہوتے تھے۔ ایک ہی صف میں محمود و ایاز کو کھڑا کرنے والے نظام حیات کی امید ابھی تک امید بنی ہوئی ہے۔ داستان

marfat.com

دردِ گردہ

اگر پتہ یا گردہ میں درد ہو
خواہ پتھری ہو یا نہ ہو،
اپریشن کر کے پتہ یا گردہ باہر نکال
پھینکنا کوئی علاج نہیں۔

تشریف لا کر مشورہ کریں۔

حکیم حافظ سلمان احمد ماہر امراض معدہ، جگر، گردہ وغیرہ

دواخانہ خاص بیرون قلعہ مراد بخش
۲۴ مین بازار مزنگ لاہور

مرض اٹھرا

عورت کے لیے جان لیوا
بھی ثابت ہو سکتا ہے۔
اگر وقت پر علاج کر لیا جائے
تو یہ مرض فوراً ٹھیک ہو سکتا ہے۔

⊙ بچوں کا ضائع ہو جانا ⊙ بچے سوکھ کر مر جانا اور اسی مرض کی وجہ سے
اولاد نہ ہونا ——— آج ہی خط کے ذریعے اپنے حالات لکھ کر دوائی
منگوائیں یا خود تشریف لائیں

عورتوں کے امراض کے ماہر
حکیم حافظ سلمان احمد
دواخانہ خاص بیرون قلعہ مراد بخش۔
۲۴ مین بازار مزنگ لاہور

حُبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے

☆: میجر جنرل (ریٹائرڈ) انعام الرحمٰن

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جتنے انبیا ورسول بھیجے وہ ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہیں اور تمام انبیاء میں حضور ختمی مرتبت سرور عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومرتبہ بلندتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیا اور کائنات کے ذرے ذرے کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، مکرم ہیں، معظم ہے تمام اوصاف حمیدہ اور شمائل طیبہ کے مجسم وپیکر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کسی طرح کی معمولی سے معمولی بے ادبی انسان صرف دائرہ اسلام سے ہی نہیں خارج ہوتا ہے بلکہ وہ انسانیت کے دائرے سے بھی باہر ہو جاتا ہے۔ اللہ نے ایسوں پر لعنت کی بوچھاڑ کی ہے اور عذاب الیم ان کا مقدر ہے۔

ذیل میں وہ آیات واحادیث اور واقعات دیئے جا رہے ہیں۔

1۔ اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو اپنی بدزبانی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں فرمایئے وہ سنتے ہیں جس میں تمہارا بھلا ہے اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں جو تم میں سے ایمان لائے ان کے لیے سراپا رحمت ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے (التوبہ 61)

2۔ ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں دنیا وآخرت میں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب 57)

3۔ ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لیے آتش جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

یہاں یہ بات عیاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت ہے۔ کیونکہ ایذا کا ذکر مخالفت کا متقاضی ہے تو امر لازم ہے کہ مخالفت ایذا میں داخل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کلام اس طرح نہ لایا جاتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایذا اور محاورہ مخالفت کفر ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کو رسوا کن عذاب کی خبر دی گئی ہے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اس کی سزا عذاب الیم ہے ان دونوں میں بہت فرق ہے بلکہ المحادہ دشمنی ہے کفر بھی ہے اور لڑائی بھی۔ یہ مجرد کفر سے زیادہ شدید ہے زیادہ سخت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینے والا کافر ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن اور ان سے جنگ اور لڑائی کرنے والا ہے (الصارم المسلول 27-26)

marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام کرتے تھے اس کا اظہار سینکڑوں طریقہ سے ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو دربار نبوت کے ادب وعظمت کے لحاظ سے خاص طور پر کپڑے زیب تن کر لیتے (ابوداؤد کتاب الطلاق)

وہ طہارت کے بغیر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرنے کی جسارت نہ کرتے تھے۔

حضور پاک ﷺ کے سامنے بیٹھتے تو فرط ادب سے تصویر بن جاتے۔ ان کی حالت یہ ہوتی تھی کہ **"کمانما علی ورسهم الطیر"** گویا ان کے سروں پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔" اگر کبھی حضور پاک ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا تو جب تک حضور پاک ﷺ کھانا شروع نہ کرتے تو تمام صحابہ کرام فرط ادب سے کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے۔ (ابوداؤد کتاب الاطعمۃ)

اس ادب واحترام کا نتیجہ یہ تھا کہ حضور پاک ﷺ کی شان میں قسم کی سوء ادبی گوارا نہ کرتے۔ (مسلم کتاب الاشربہ) صحابہ کرامؓ کے گھر میں بچے پیدا ہوتے تو ادب سے ان کے نام محمد نہ رکھتے اس پر حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔

ایک شخص کا نام "محمد" تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کو گالی دے رہا ہے۔ آپؓ نے اسے بلا کر فرمایا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے "محمد" کو گالی دی جا رہی ہے۔ اب تادم مرگ اس نام سے پکارے نہیں جا سکتے چنانچہ اس وقت اس کا نام عبدالرحمن رکھ دیا گیا۔ پھر بنو طلحہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو لوگ اس نام کے ہوں سب کے نام بدل جائیں۔ اتفاق سے اس نام کے سات آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام بھی "محمد" تھا لیکن اس نے کہا کہ خود رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام "محمد" رکھا ہے۔ آپؓ نے فرمایا اب میرا اس پر کچھ زور نہیں چل سکتا۔" (مسند ابن حنبل ج 4 ص 216)

شادی بیاہ کا معاملہ نہایت نازک ہوتا ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان معاملات میں غور وفکر کرنے سے بے نیاز کر دیا تھا۔ حضرت ربیعہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ ایک نہایت مفلس صحابی تھے۔ ایک بار حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ "جاؤ انصار کے فلاں قبیلہ میں نکاح کر لو"۔ وہ وہاں گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمہارے یہاں فلاں لڑکی سے نکاح کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ سب نے ان کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایلچی ناکام واپس نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے فوراً حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

hrarat.com

نزدیک اس کا حکم قتل ہے اور اس کے کفر اور عذاب میں شک کرنا کفر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں زبان دراز اگرچہ مسلمان ہو کافر ہوگا بغیر کسی اختلاف کے قتل کیا جائے گا آئمہ اربعہ وغیرہ کا عقیدہ ہے حنبلؒ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں زبان درازی کی یا تنقیص کا مرتکب ہوا مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل کرنا ضروری اور واجب ہوگا ------- کہ اعتقاد ہے کہ ایسے شخص کو قتل کیا جائے اور کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ عبداللہ اور ابو طالب کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں زبان دراز کرنے والے کے بارے میں سوال گیا کیا تو کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ ان سے کہا گیا کہ اس بارے میں احادیث ہیں تو انہوں نے کہا ہاں اس بارے میں احادیث وارد ہیں ان میں سے ایک نابینا کی حدیث ہے جس سے ایک عورت کو قتل کر دیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں نے اس عورت کو رسول پاک ﷺ کے بارے میں زبان دراز کرتے سنا تھا اور حصینؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں زبان دراز کی تو اسے قتل کیا جائے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے ایسے شخص کو قتل کیا جائے اس لیے کہ جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کرتا ہے وہ مرتد ہے اسلام سے خارج ہے اور مسلمان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کبھی بے ادبی نہیں کرتا عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو حضور کریم ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتا ہے آیا اس کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا؟ فرمایا اس کا قتل واجب ہے اور توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے کیونکہ حضرت خالد بن ولید نے ایک ایسے آدمی کو تہ تیغ کر دیا تھا جس نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی اور انہوں نے اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا (الصارم صفحہ 504)

دو آدمی اپنے جھگڑے کا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر گئے۔ آپ ﷺ نے حق دار کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ دوسرے آدمی جس کے خلاف فیصلے ہوا تھا نے کہا مجھے منظور نہیں اس کے ساتھی نے کہا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلتے ہیں چنانچہ دونوں حضرات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا ہم اپنا جھگڑا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا۔ اس نے فیصلہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ماننے سے گریزاں رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا اس نے کہا ہاں معاملہ ایسے ہی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہوئے پھر باہر آئے تو ہاتھ

marfat.com

حدیث شریف میں ہے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بدزبانی وگستاخی سے کام لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے من یکفینی عدوی میرے دشمن کو میرے لیے کون کافی ہوگا یعنی میرے دشمن کا کون خاتمہ کرے گا۔

یہاں بھی واضح اور اوپر بھی واضح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کا مرتکب کافر ہے اور اس کا قتل کرنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں (المجادلہ 20)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بلند آواز سے بات کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ایسا کرنے والے کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: اے اہل ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور نہ ان کے سامنے اونچی آواز سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (الحجرات 2)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کتاب کے آغاز میں اہل علم اور آئمہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کی بالاتفاق کافر ہے اور اس کا قتل واجب ہے۔

ابن المنذر کہتے ہیں کہ تمام اہل علم اس بات پر متفق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے مرتکب کی حد قتل ہے۔ ابو بکر الفارسی کہتے ہیں کہ تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ کی شان میں زبان دراز کرنے والے کی حد قتل ہے جس طرح کسی اور کو گالی دینے والے کی حد اور سزا کوڑے ہیں۔ اس اجماع کو انہوں نے صحابہ اور تابعین کے اتفاق پر محمول کیا ہے یا ان کی مراد انہی کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں زبان دراز مسلمان کو قتل کرنا واجب ہے۔ قاضی عیاض کہتے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان وعظمت کے گستاخ اور زبان دراز کے قتل پر امت اجماع ہے امام اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق واجماع ہے کہ جس سے اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کی یا قرآن مجید یا اس کی کسی آیات میں کسی چیز [illegible] یا کسی نبی کو قتل کیا وہ اس عمل سے کافر ہو جائے گا۔ اگر چہ اللہ کی نازل کی ہوئی چیز کا اقرار ہی کیوں نہ کرتا [illegible] خطابی کہتے ہیں کہ میں ایسے کسی مسلمان کو نہیں جانتا جسے گستاخ کے واجب القتل ہونے میں ذرہ بھر تردد ہو اس بات میں علما کا اجماع ہے کہ شاتم رسول اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور شان اقدس میں نقص نکالنے والا کافر ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید آئی ہے اور امت کے

marfat.com

میں تلوار سونتے ہوئے تھے۔ آپؓ نے اسی وقت اس آدمی کا سر تن سے جدا کر دیا۔ جس نے جناب رسول پاک ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: قسم بخدا وہ اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو حکم نہ تسلیم کریں (سورۃ نسا آیت 208)

حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت حضور پاک ﷺ کو گالی دیا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضور پاک ﷺ نے اس خون کو رائیگاں فرمایا مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینا والے کے قتل کے جواز پر واضح فیصلہ ہے۔

(الصارم 61'62)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس تھا۔ آپؓ ایک آدمی پر کسی بات پر ناراض ہوئے تو اس نے زیادتی کی میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ مجھے اجازت ہو تو اس کا سر قلم کر دوں آپ نے فرمایا میری بات نے اس کے غضب وغصہ کو ختم کر دیا ہے پھر آپ اٹھے اندر گئے بعد ازاں مجھے بلا بھیجا تو فرمایا آپؓ نے ابھی کیا کہا تھا میں نے عرض کی مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا اگر میں تمہیں حکم دوں تو ایسا کر گزرو گے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا نہیں قسم بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں۔

علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث سے ان میں ابوداؤد اسماعیل اسحاق القاضی عبدالعزیز، قاضی ابویعلی شامل ہیں یہ اس لیے کہ ابو ہریرہؓ نے جب دیکھا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی ہے۔ آپؓ کو غصہ آیا تو انہیں نے آپ سے اس آدمی کے قتل کی اجازت چاہی۔ اگر آپؓ انہیں حکم دے دیتے تو وہ اسے ضرور قتل کر دیتے لیکن حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اگر کوئی زبان دارزی کرتا ہے تو آپ ﷺ کی خاطر قتل کیا جا سکتا ہے آپ ایسے شخص کے قتل کا حکم کہاں فرماتے ہیں جس کے قتل کی کوئی وجہ لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ لوگوں پر آپ اس بارے میں اطاعت فرض ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی حکم فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا انداز یہ ہے کہ جس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی یہ حدیث شریف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو خصوصیات کا حوالہ ہے۔ 1۔ قتل کے سلسلے میں آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ 2۔ یہ کہ اس آدمی کو قتل کیا جائے گا جس نے آپ ﷺ کی شان میں زبان درازی کی ہے۔

marfat.com

ملکی گندم سے تیار شدہ دیسی آٹا

شیر مارکہ
آٹا

MT

MT

10
KG

وزن

میاں عبدالوحیدؒ

سرتاج فلور ملز جی ٹی روڈ
لاہور

فون: 6541917-6544633-6544282

marfat.com

نبی کا علم ما کان وما یکون

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ (مشکوٰۃ باب المعجزات ص ۵۴۳)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ گئے اور ظہر کی نماز تک خطبہ پڑھتے رہے۔ پھر اترے اور نماز پڑھ کر پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کے عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھ گئے اور سورج ڈوبنے تک خطبہ پڑھتے رہے تو (اس دن بھر کے خطبہ میں) ہم لوگوں کو حضور نے تمام ان چیزوں اور باتوں کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔ تو ہم صحابہ میں سب سے بڑا عالم وہی ہے۔ جس نے سب سے زیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا ہے۔

حضرت عمرو بن اخطب: اس حدیث کے راوی حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ انصاری ہیں اور ان کی کنیت "ابوزید" ہے۔ اور محدثین کے نزدیک ان کی کنیت ان کے نام

marfat.com

سے زیادہ مشہور ہے۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک جہاد رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ محبت اور پیار سے ان کے سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ اوران کی خوبصورتی کے لیے دعا فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ ان کی سو برس کی عمر ہوگئی تھی۔ مگر سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے اور آخری عمر تک چہرے کا حسن و جمال باقی رہا۔ (اکمال)

شرح حدیث: ا۔ یہ حدیث مسلم شریف میں بھی ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے غروب آفتاب تک بجز ظہر و عصر پڑھنے کے برابر دن بھر خطبہ ہی میں مشغول رہے اور سامعین سنتے رہے اور اس خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے ہونے والے تمام واقعات تمام چیزوں اور تمام باتوں کی سامعین کو خبر دے دی۔ اور صحابہ میں سے جس نے جس قدر زیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا۔ اتنا ہی بڑا وہ عالم شمار کیا جاتا تھا۔

۲۔ یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے کہ قیامت تک کے کروڑوں واقعات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دن بھر کے خطبہ میں بیان فرما دیا۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو خداوند عالم نے یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ گھوڑے پر زین کسنے کا حکم دیتے تھے اور سائیس گھوڑے کی زین باندھ کر درست کرتا تھا۔ اتنی دیر میں آپ ایک ختم ''زبور شریف'' کی تلاوت کر لیتے تھے۔ تو حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے جامع ہیں اگر دن بھر میں قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کو بیان فرما دیں۔ تو اس میں کونسا تعجب کا مقام ہے؟

مسائل حدیث: اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔

ا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند عالم الغیب والشہادۃ نے جس طرح بہت سے معجزانہ کمالات سے نوازا۔ اور تمام انبیاء اور رسولوں میں آپ کو ممتاز فرما کر ''سید الانبیاء'' اور افضل الرسل'' بنایا۔ اس طرح علمی کمالات کا بھی آپ کو وہ کمال بخشا کہ ''ما کان و ما یکون'' یعنی روز ازل سے قیامت تک کے تمام علوم کا خزانہ آپ کے سینہ نبوت میں بھر دیا۔ چنانچہ اس مضمون کی

marfat.com

بہت سی آیات واحادیث ہم نے اپنی کتاب ''قرآنی تقریریں'' میں تحریر کردیں ہیں۔ یہاں بھی دو حدیثوں کا ترجمہ پڑھ لیجئے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ:

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اوپر والی جماعت کس چیز میں بحث کررہی ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ تو ہی اس کو زیادہ جاننے والا ہے پھر خداوند عالم نے اپنی (قدرت کی) ہتھیلی کو میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ تو میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان میں پایا۔ اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے۔ سب کو میں نے جان لیا۔ (مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۰)

۲۔ اللہ عزوجل نے میرے لیے دنیا کو اٹھا کر اس طرح میرے سامنے پیش فرمادیا کہ میں تمام دنیا کو۔ اور اس میں قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے۔ ان سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۷ ص ۲۳۴)

۳۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''افضل الخلق'' ہے۔ اسی طرح آپ ''اعلم الخلق'' بھی ہیں کہ تمام جن وانس اور ملائکہ کے علوم سے بڑھ کر آپ کا علم ہے۔ یہاں تک کہ حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ۔

فَاِنَّ مِنْ جُودِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُومِکَ عِلْمَ اللَّوحِ وَالْقَلَم

یعنی یارسول اللہ! دنیا اور اس کی سوکن (یعنی آخرت) یہ دونوں آپ کی سخاوت کے ثمرات میں سے ہیں اور ''لوح وقلم کا علم'' آپ کے علوم کا ایک جزو ہے! واللہ تعالیٰ اعلم!

✪✪✪✪✪

marfat.com

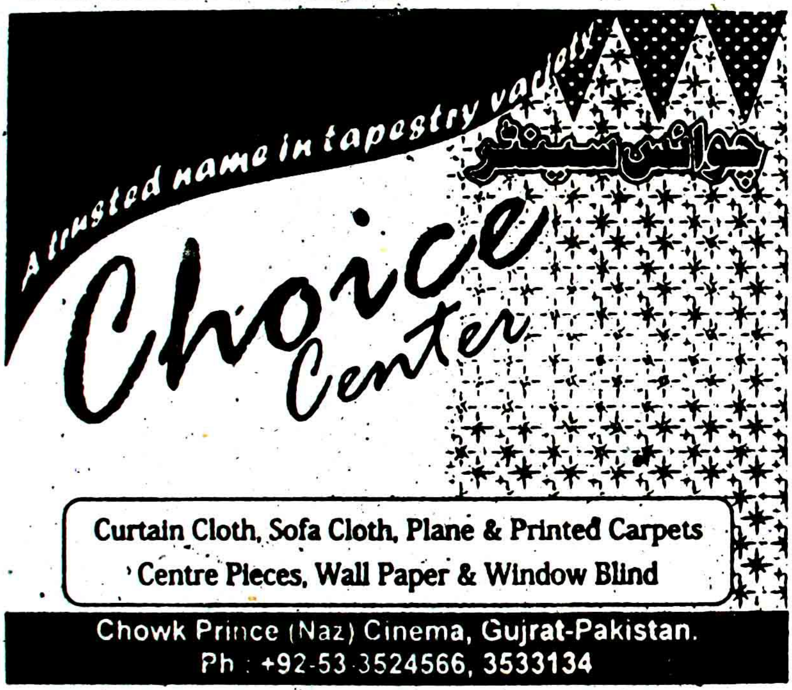
A trusted name in tapestry variety
چوائس سینٹر
Choice Center
Curtain Cloth, Sofa Cloth, Plane & Printed Carpets
Centre Pieces, Wall Paper & Window Blind
Chowk Prince (Naz) Cinema, Gujrat-Pakistan.
Ph : +92-53-3524566, 3533134

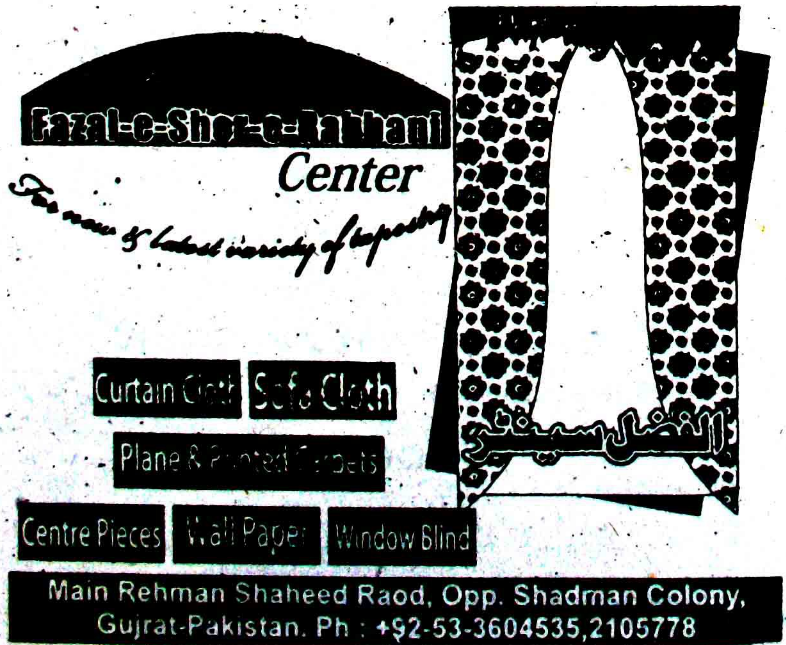
Fazal-e-Sher-e-Rabbani
Center
For new & latest variety of tapestry
الفضل سینٹر
Curtain Cloth
Sofa Cloth
Plane & Printed Carpets
Centre Pieces
Wall Paper
Window Blind
Main Rehman Shaheed Raod, Opp. Shadman Colony,
Gujrat-Pakistan. Ph : +92-53-3604535,2105778

marfat.com

زکوٰۃ کی اہمیت

محمد حامد حسین رضوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ

اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال و دولت سونے چاندی سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے پہلو اور پیٹھ کو جہنم کے گرم پتھروں سے داغا جائے گا۔ اسی کا جسم وسیع کر دیا جائے گا جب اس کی حرارت میں کمی ہوگی تو اس کو بڑھا دیا جائے گا اس کے لیے دن پچاس ہزار سال کا طویل کر دیا جائیگا۔ آخرکار اس کا فیصلہ ہو کر دوزخ یا جنت کی راہ اختیار کریگا۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۔ (التوبہ ۳۴-۳۵)

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو قیامت کے دن دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جائیگا۔ پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور کہا جائے

marfat.com

گا یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ لو اب تم اس جمع کیے ہوئے مال کا مزہ چکھو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت کے دن فقراء اغنیاء کی رسوائی کا باعث بنیں گے جب وہ اللہ کے حضور عرض کریں گے۔ اے ہمارے خالق! انھوں نے ہمارے حقوق غصب کر کے ہم پر ظلم کیا۔ اللہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! آج میں تمھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دوں گا اور انھیں اپنی رحمت سے دُور کر دوں گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

(اَلْمَعَارِج ۲۵)

"اور وہ لوگ، ان کے مال میں سائل اور فقیر کا ایک مقررہ حق ہے۔"

روایت کی گئی ہے کہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات ایسے لوگوں کے قریب سے گزرے جن کے آگے پیچھے چیتھڑے لگے ہوئے تھے، وہ جانوروں کی طرح جہنم کی گرم نباتات اور کانٹے دار جھاڑیاں چر رہے تھے، آپ نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ اللہ نے ان پر نہیں بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز بھی قبول نہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَمَنْ لَّمْ يُزَكِّ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ (طبرانی فی الکبیر بسند صحیح)

marfat.com

"ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو نہ زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔"

غور فرمائیے جب تارکِ زکوٰۃ کی نماز، روزے اور حج تک مقبول نہیں تو نفلی عبادات و خیرات سے کیا امیدِ ثواب ہو سکتی ہے۔

بلکہ محدث اصفہانی کی روایت میں یوں وارد ہوا ہے۔

مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَلَمْ یُؤْتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ یَنْفَعُہٗ عَمَلُہٗ ط

"جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔"

اے ربِ قدوس مسلمانوں کو صحیح عمل کی ہدایت عطا فرما۔ آمین

لہذا تارکِ زکوٰۃ شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی، مسجدیں بنوائیں، زمینیں وقف کیں، نفلی نمازیں، روزے یا حج ادا کیے۔ جب تک زکوٰۃ پوری پوری ادا نہ کرے ان افعال کی نہ اُمیدِ قبولیت اور نہ اُمیدِ ثواب۔ ان کی قبولیت کی صرف یہ تدبیر ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے صدق دل سے توبہ کیجئے۔ آج تک جس قدر زکوٰۃ گردن پر واجب الادا ہے۔ فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو ادا کر دیجیے۔ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے وقف کیا ہے، مسجد بنائی ہے ہے دوسری عبادات نافلہ ادا کی ہیں ان سب کے قبول ہو جانے کی اُمید ہے کہ جس جرم کے باعث یہ اعمال قابلِ قبول نہ تھے وہ ختم ہو گیا جب وہ رکاوٹ ختم ہو گئی تو باذن اللہ انہیں بھی شرفِ قبولیت حاصل ہو گیا۔

عبرت ناک حقیقت

تابعین کی ایک جماعت حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لیے گئی

marfat.com

جب وہ کچھ دیر بیٹھے تو آپ نے فرمایا: ہمارے پڑوس میں ایک آدمی کا بھائی فوت ہو گیا ہے اس کی تعزیت کریں۔ محمد بن یوسف فریابی کا کہنا ہے کہ ہم ساتھ ہو لیے وہ شخص بہت آہ وبکا کرتا تھا ہم نے اسے تسلی دی کہ موت لازمی ہے لیکن وہ گریہ وزاری سے نہ باز آیا۔ اس نے کہا میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میرے بھائی کو صبح شام عذاب ہو رہا ہے۔

ہم نے کہا تجھے اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں؛ مگر بات یہ ہے کہ جب میرے بھائی کو دفن کرنے کے لیے مٹی ڈال دی گئی اور لوگ چلے گئے۔ میں قبر کے پاس بیٹھا رہا۔ اچانک قبر سے آواز آئی مجھے تنہا چھوڑ گئے۔ میں نے مٹی ہٹا کر دیکھا کہ اس کی گردن کے گرد آگ کا طوق ہے، اس کی قبر جل رہی ہے میں نے گردن سے اس طوق کو اتارنے کی کوشش کی تو میری انگلیاں اور ہاتھ جل گیا۔ میں مٹی ڈال کر واپس چلا آیا۔ اس کا ہاتھ جل کر سیاہ ہو چکا تھا۔ پھر اس نے کہا میں کیونکر نہ روؤں۔ ہم نے اس کے بھائی کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق ہوتی ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (آل عمران ۱۸۰)

"اور جو لوگ ہمارے فضل سے عطا کردہ مال میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لیے مصیبت ہے۔ عنقریب قیامت کے دن اسی کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔

marfat.com

پھر ہم یہاں سے نکل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور انھیں اس شخص کا واقعہ کہہ سُنایا۔ پھر ہم نے سوال کیا۔ یہودی اور نصرانی مرتا ہے تو ان کے متعلق ایسی باتیں نہیں دیکھتے انھوں نے فرمایا: ان کے جہنمی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تمھیں عبرت حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کی ایسی حالیتں اللہ تعالیٰ دکھلاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے :۔

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْہَا وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ۔ (الانعام۔ ۱۰۵)

"پس جس نے دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بنا رہا اس نے اپنے حق میں بُرا کیا۔ اور کیا میں تمھارا نگہبان نہیں ہوں"؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زکوٰۃ نہ دینے والا یہود ونصاریٰ کی طرح ہے، اور عشر نہ دینے والا اللہ کے نزدیک مجوسیوں کی طرح ہے اور جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ اور عشر دونوں ہی ادا نہ کرے، تو فرشتوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے، اس کی گواہی قبول نہ ہوگی، اور فرمایا اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے زکوٰۃ اور عشر ادا کیا۔ وہ مبارک کے مستحق ہے جس پر زکوٰۃ کا عذاب نہیں اور نہ ہی قیامت کے دن کا عذاب ہے اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے عذاب قبر کو اٹھا لیا اس پر جہنم کو حرام کردیا اور بغیر حساب کے جنت واجب کردی گئی اور نہ ہی اسے قیامت کے دن پیاس لگے گی۔

فضیلت زکوٰۃ وصلوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اسلام کا ایک اہم رُکن قرار دے کر اس کا ذکر نماز کے ساتھ کیا ہے:

marfat.com

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، فریضہ حج اور زکوٰۃ ادا کرنا حکم الٰہی کے مطابق نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے سخت گرفت ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔

"اپنی نماز سے غافل نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔"

اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔

"اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دیں"۔

اس آیت کریمہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔

صدقہ دینے کے لیے ایسے فقراء کو تلاش کیا جائے جو پرہیزگار ہوں دنیا ان کا مطمع نظر نہ ہو، آخرت سے لو لگائے ہوتے ہوں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگار کا کھانا کھا اور پرہیزگار کو کھانا کھلا۔ اس لیے کہ پرہیزگاری کی بدولت متقی بننے میں اس کا شریک ہو جائے۔

ایک عالم کا دستور تھا کہ وہ صدقہ دیتے وقت صوفیاء و فقراء کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا آپ عام فقراء کو صدقہ دیا کریں اس پر انھوں نے فرمایا

marfat.com

صوفی درویش وہ ہیں جو ہر وقت اور ہر معاملہ میں اللہ کی طرف دھیان کرتے ہیں۔ اگر ان پر فاقہ آیا تو ان کی توجہ تقسیم ہو جائے گی اگر میں ان میں سے ایک کا بھی دھیان اللہ کی جانب کر دوں تو میرے نزدیک ہزار فقیر جو دنیا کا طالب ہے، انھیں دینے سے بہتر ہے۔ کسی نے یہ بات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو آپ نے پسند فرما کر کہا یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ایک ہے۔ مدت ہوئی اس جیسی بہترین بات میں نے نہیں سنی تھی۔ کچھ مدت کے بعد آپ کے پاس اس شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ اب تنگ دست ہے اور دکان چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے اس پر آپ نے مال بھیج کر کہلا بھیجا اسے مصرف میں لائیں اور دکان نہ چھوڑیں تم جیسے لوگوں کو تجارت نقصان نہیں دیتی۔ یہ آدمی جس کا تذکرہ ہوا ہے وہ دکان دار تھا اور صوفیاء سے جو کچھ وہ خریدتے پیسے نہ لیتا تھا۔

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اہل علم کی خصوصی طور پر امداد کیا کرتے تھے ان سے عام صدقہ کرنے کے لیے کہا گیا۔ آپ نے فرمایا میں مقام نبوت کے بعد علماء سے افضل کسی کو نہیں دیکھتا اگر ان میں کوئی کسی دن اپنے علمی مشاغل کو چھوڑ کر ضرورتوں کی طرف ہو جائے تو تعلیم و تربیت پر وہ پوری توجہ نہ دے سکے۔ لہذا ان کے علم کو عام کرنے کے لیے یہ ضروری ہے اپنے صدقات میں سے مصیبت زدہ لوگوں میں سے مفلوک الحال عزیز و اقارب کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔ صلہ رحمی کا بے انتہا اجر ہے جس کے متعلق ذکر کیا جا چکا ہے یہ بھی ضروری ہے کہ صدقہ کرنے والا پوشیدہ طور پر صدقہ کرے تاکہ ریاکاری سے بچا رہے اور لینے والا بھی لوگوں میں رسوا نہ ہو۔

marfat.com

حمد و نعت

اللہ جل جلالہ — محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شاعر نعت راجا رشید محمود

حمدِ خلّاقِ جہاں، مدحتِ آقا ﷺ سیکھو
مانگنا چاہو تو اس کا بھی سلیقہ سیکھو

پہلے اللہ کے گھر جاؤ، پھر آقا ﷺ کی طرف
حاضری کا بھی ادب کچھ تو خدا را سیکھو

احترام اپنا کرانا ہو جو محشر میں تمھیں
عزّتِ کعبہ و تکریم مدینہ سیکھو

کچھ تو ہے قُرب بھی، کچھ ان میں تفاوت بھی ہے
حمد اور نعت کے الفاظ کا معنیٰ سیکھو

جانو اللہ کی اور اس کے نبی ﷺ کی حکمت
مت کوئی علم بھی بے مقصد و بے جا سیکھو

نعتِ سرکار ﷺ کا بھی اِس میں کوئی نکتہ ہو
حمد کہنے کو وہ اُسلُوب اچھُوتا سیکھو

جاوداں زندگی پاؤ گے خدا سے محمودؔ
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو مرنا سیکھو

marfat.com

معراج النبی ﷺ

☆۔۔۔محمد انور قمر شرقپوری

حضور نبی کریم ﷺ کے افضل کمالات کے ثبوت میں واقعہ معراج شریف ہے۔

ابن جریر، طبری اور بیہقی اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال قبل رات کے وقت پیش آیا۔ اس میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور آسمانوں تک لے جا کر سیر کروائی گئی۔

قرآن پاک میں یوں فرمایا گیا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ☆ (بنی اسرائیل)

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندۂ خاص کو تھوڑے عرصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ دکھائیں ہم انہیں اپنی نشانیاں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔"

روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ حضرت ام ہانی کے گھر میں بستر استراحت پر آرام فرما رہے تھے۔ کہ مکان کی چھت کھلی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے! آپ ﷺ کے تلووں پر بوسے دیئے۔ اپنے پروں سے ہلکی ہلکی ہوا دی۔ حضور

marfat.com

ﷺ نے آنکھیں کھول دیں۔ پھر آپ ﷺ کو چشمہ آب زمزم پر لے جایا گیا۔ آپ کے قلب اطہر کو دھویا گیا۔ اور آپ کے سینہ پاک کو مزید ایمان وحکمت سے معمور کیا گیا۔ اس کے بعد براق نامی جانور پر سوار کر کے بیت المقدس میں لے جایا گیا۔ مسجد اقصیٰ میں سارے پیغمبر۔ رسول اور نبی آپ کے استقبال میں کھڑے تھے۔ آپ نے امامت فرمائی اور سارے نبیوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور آسمان پر تشریف لے گئے۔ ایک ایک آسمان کی منزل طے کی۔ آسمان کے فرشتوں نے بار بار خوش آمدید کہا، انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ کو جنت کی سیر کروائی گئی۔ لوح محفوظ پر لکھنے والے قلم کی آوازیں آپ نے سنیں۔ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ یہاں انوار الٰہیہ کی تجلیات ہی تجلیات تھیں۔ پھر پردے اٹھے اور آپ خلوت گاہ راز میں تشریف لے گئے۔ وہاں کن کن راز و نیاز پر سے پردے اٹھے کسی کو کچھ علم نہیں اور نہ ہی الفاظ ان باتوں کے متحمل ہو سکتے ہیں۔

اس وقت بارگاہ خداوندی سے تین عطیے ملے۔

ا۔ سورۂ بقرہ کی آخری آئتیں جن میں اسلام کے عقائد وایمان کی تکمیل اور اس کے درد و مصائب کے خاتمہ کی بشارت ہے۔

۲۔ امت محمدیہ ﷺ میں سے شرک نہ کرنے والوں کو مغفرت کی خوشخبری۔

۳۔ نماز پنجگانہ کا تحفہ۔

پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے۔ یہ لاکھوں کروڑں میلوں کی مسافت چند ثانیوں میں طے ہو گئی۔ صبح کو جب آپ نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو مکہ کے ایک ایک فرد کے کان اس سے آشنا ہو گئے۔ کفار مکہ بھاگے بھاگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں آئے۔ کہنے لگے۔

کچھ اپنے یار اور رفیق کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

marfat.com

کہئے۔ وہ کیا فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ آپ کے رفیق فرماتے ہیں کہ آج رات مجھے بیت المقدس میں لے جایا گیا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کیا واقعی میرا حبیب اس طرح کی بات کہتا ہے؟

کفار کے نزدیک ان کے سوال میں بڑا استعجاب تھا۔ وہ دل میں خوش ہو رہے تھے کہ وہ اس خبر کی تکذیب کر دیں گے۔ مگر ان کے تو سروں میں پانی پھر گیا۔ جب آپ نے فرمایا اگر میرے محبوب ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ مزید فرمایا کہ تم تو بیت المقدس کی بات کرتے ہو میں کہتا ہوں وہ اگر یہ فرما دیتے کہ میں آسمان کی سیر کر کے آیا ہوں۔ تو مجھے اس کے تسلیم کرنے میں بھی کوئی تردد نہ ہوتا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس تصدیق پر صدیق کا خطاب دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں تشریف لائے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کے واقعہ معراج یا بیت المقدس میں جن لوگوں کو تردد ہے ان پر آپ بیت المقدس کی چند نشانیاں پیش فرما دیں تا کہ یہ لوگ صحت واقعہ سے انکار نہ کر سکیں۔

واقعہ کی تکذیب کرنے والے کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یہاں چلے آئے تھے۔ ان میں ایسے وہ تمام لوگ شامل تھے جنہوں نے بار بار بیت المقدس دیکھا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں باور کروانے کے لئے حضور ﷺ سے یہ فرمائش کی تھی۔

حضور ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کہو! بیت المقدس کے بارے میں آپ کیا سوال کرنا چاہتے ہیں۔

بخاری شریف میں آتا ہے کہ بیت المقدس حضور ﷺ کے سامنے پیش کر دیا

marfat.com

گیا۔ اب وہ جس قسم کا سوال کرتے حضور ﷺ اس کے درست جواب عطا فرماتے جاتے۔ جسے سن کر انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ حضور (ﷺ) نے ساری نشانیاں درست بیان فرمائی ہیں۔

حضور ﷺ نے اس سفر کی صحت میں مزید فرمایا۔ کہ لوگو! جب میں واپس آ رہا تھا تو راستے میں میں نے فلاں جگہ پر دیکھا کہ قریش کا ایک قافلہ اونٹوں پر اپنا غلہ لاد کر آ رہا تھا کہ ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پھر قافلے والے اسے گھیر کر واپس لائے۔ اس قافلے کے آگے سیاہ اور سفید رنگ کا اونٹ تھا۔ جس پر سیاہ پالان ہے۔ میں نے ان لوگوں پر سلام کیا وہ کہنے لگے یہ آواز تو محمد ﷺ کی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا یہ قافلے والے فلاں روز کو یہاں پہنچیں گے۔ ان سے میری ان باتوں کی تصدیق کر لیں۔

یہ قافلہ واقعتہً اسی دن مکہ میں پہنچا جس دن کو آنے کی خبر حضور ﷺ نے دی تھی ان لوگوں نے آگے بڑھ بڑھ کر ان باتوں کی تصدیق کرنی چاہی جن کی حضور ﷺ نے اطلاع دی تھی۔ انہوں نے سب باتیں درست پائیں۔

نکتہ غیب

ہم بیت المقدس سے آسمانوں کی سیر پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے وہ حضور ﷺ کے مشاہدات ہیں ہمیں ان کی صداقت میں ذرا بھی شک نہیں کرنا چاہئے۔ مکہ پاک سے بیت المقدس تک کا سفر اہل مکہ اور اہل شام نے کئی بار کیا تھا وہ لوگ ان راستوں اور مسافت سے خوب واقف تھے مسجد اقصیٰ کی بے شمار باتوں سے وہ آگاہ بھی تھے۔ جن کی انہوں نے تصدیق بھی کر دی۔

ہم آپ کی توجہ اس بات پر مبذول کرواتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ مکہ پاک سے کم و بیش ۸۰۰ میل دور ہے۔ آپ اگر کسی مکان میں ہفتوں رہ کر آجائیں پھر آپ سے اس

marfat.com

کے بارے میں کچھ سوال کئے جائیں تو شائد آپ بہت سے، جواب نہ دے سکیں۔ حضور ﷺ نے اس مسجد میں صرف دو رکعت نماز پڑھائی ہے۔ لہٰذا تسلیم نہ کرنے والوں کا گمان یہ تھا کہ حضور ﷺ ان کے سوالوں کے جواب نہ دے پائیں گے۔ مگر ان لوگوں نے جو کچھ پوچھا آپ نے اس کے جواب میں درست بتایا۔

بخاری شریف نے تصریح کر دی ہے کہ بیت المقدس آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق درمیان کے سارے پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ اندازہ تو کریں کہ بیت المقدس آپ ﷺ کے سامنے ہے مگر اسے صرف حضور ﷺ ہی دیکھ رہے ہیں یعنی جو چیز ہر ایک کی آنکھ سے پوشیدہ و غیب میں ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر جو پردے ہٹا دیئے گئے ہیں تو آٹھ سو میل کی دوری پر یہ مسجد اقصیٰ کسی اور کو دکھائی نہیں دیتی مگر حضور ﷺ کی نگاہیں بڑی واضح حالت میں دیکھ رہی ہیں۔

(بخاری شریف، سیرت النبی از شبلی نعمانی، مدارج النبوت از شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی)

شیر ربانی سویٹ ہاؤس

خالص بیسن کے **لڈو** اور خالص کھوئے کی **برفی**

ملاوٹ ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپے انعام

بکنگ ارزاں قیمت پر کی جاتی ہے اور مٹھائی گھر پہنچانے کی سہولت موجود ہے

تابر SP-32 تحصیل و ضلع پاکپتن شریف 0301-7243165

نہایت مناسب داموں میں اعلیٰ معیار کیساتھ
ہر فینسی ورائیٹی کا جدید مرکز

ہر قسم کی چھپائی کا بہترین مرکز

الطاف زری اینڈ وول ہاؤس

ہمارے ہاں
ہر قسم کا نائیلون کا

گوٹہ
نقشی
تلہ
گلے
کناری

فیبرک پلینٹ اور ڈبکا وغیرہ
بازار سے بارعائیت خرید فرمائیں

آپ کا اعتماد ہمارا اعزاز
آپ کی خدمت ہمارا شعار

الطاف زری اینڈ وول ھاؤس

فون نمبر
(042)
5821941

مین بازار چونگی امرسدھو لاہور

marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہؒ

خان آصف

بغاوت و جنگ کی ہولناک مہم سے فراغت پانے کے بعد منصور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا جنہوں نے حضرت ابراہیم کا ساتھ دیا تھا۔ امام اعظم بھی ایک اعتبار سے مخالفوں میں شامل تھے۔ منصور نے سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر سب سے پہلے پایہ تخت کو ہاشمیہ سے بغداد منتقل کیا اور پھر یہاں پہنچتے ہی اس نے ابو حنیفہ کے نام فرمان بھیجا کہ فوراً" دربار میں حاضر ہوں۔ امام اعظم بنو امیہ کی تباہی کے بعد مکہ معظمہ سے کوفہ تشریف لے آئے تھے۔ منصور کا خط ملتے ہی آپ بغداد روانہ ہوگئے۔ خلیفہ کے قریبی مصاحب ربیع نے آپ کو ان الفاظ کے ساتھ دربار میں پیش کیا۔ "آج یہ شخص دنیا کا سب سے بڑا عالم ہے۔"

منصور نے استادوں کے اسمائے گرامی پوچھے جواباً" امام اعظم نے ان تمام بزرگوں کے نام بتا دیئے جن کا سلسلہ شاگردی بڑے بڑے صحابہ تک پہنچتا تھا اس تفصیلی گفتگو کے بعد منصور نے آپ کے لئے قضا کا عہد تجویز کیا۔

"میں اپنے ناتواں جسم میں اس بارگراں کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا" امام اعظم نے انتہائی ذہانت سے اپنا دامن بچانے کی کوشش کی۔ آپ منصور کے ارادوں کو اچھی طرح سمجھتے تھے اس لئے الفاظ کا سہارا لیا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو" منصور غضبناک ہوگیا۔

"جب میں آپ کے نزدیک جھوٹا ہوں تو پھر ایک جھوٹا شخص کس طرح قاضی ہو سکتا ہے؟" منصور امام اعظم کی منطق کے سامنے لاجواب ہوگیا۔ مگر بعد میں آپ نے اپنے عذر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں نسلی اعتبار سے عجمی ہوں اس لئے اہل عرب کو میری حکومت ناگوار گزرے گی۔ سلطنت کی رسموں کے مطابق مجھے درباریوں کی تعظیم کرنی پڑے گی اور یہ میرے بس کی بات نہیں"

marfat.com

منصور کو آپ کی یہ حقیقت بیانی گراں گزری۔ وہ ہر حال میں اپنے حکم کی تعمیل چاہتا تھا امام اعظم کی طرف سے مسلسل انکار سن کر وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا اور قسم کھاتے ہوئے کہنے لگا۔ "تمہیں یہ عہدہ قبول کرنا ہوگا"

امام اعظم نے بھی اسی شدت سے قسم کھائی "میں ہرگز قبول نہیں کروں گا"

آپ کی اس جرات پر تمام اہل دربار حیران رہ گئے۔ منصور کے مصاحب خاص ربیع نے غصے میں آکر کہا "تم امیرالمومنین کے مقابلے میں قسم کھاتے ہو"

"ہاں" امام اعظم نے فرمایا' اس لئے کہ امیرالمومنین کو قسم کا کفارہ ادا کرنا' میری نسبت زیادہ آسان ہے" ابو حنیفہ نے اپنے علمی کمالات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شخص کو بے زبان کردیا تھا مگر اقتدار کا نشہ کسی زبان کو نہیں سمجھتا منصور کا دل پہلے ہی آپ کے طرف سے صاف نہیں تھا۔ اس تازہ واقعے کو حکومت کی نافرمانی قرار دے کر اس نے امام اعظم کو قید خانے میں ڈال دیا جب اس کا دل چاہتا تو آپ کو زنداں سے نکال کر مذہبی بحثیں کرتا رہتا۔ بہت دنوں تک یہی معمول رہا۔

O☆O

قرآن حکیم کی ایک آیت مقدسہ کا مفہوم یہ ہے "اگر تمہارے ماں باپ بڑھاپے کی حدوں تک پہنچ جائیں تو خبردار ایک لفظ بھی ایسا نہ کہنا جس سے ان کی دل آزاری ہو" رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر فرماتے تھے جس کا مفہوم یوں ہے "ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور اپنی مغفرت نہ کراسکا" قرآن و حدیث کے اس حکم کی روشنی میں آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی بزرگ ماں باپ کی خدمت کے بغیر قبولیت کی منزل تک نہیں پہنچا۔ حضرت اویس قرنی اور بایزید بسطامی نے تو ماں کے احترام کے سلسلے میں وہ مثالیں پیش کیں کہ آج ان واقعات کی شہرت ایک تاریخی حیثیت اختیار کرگئی ہے اگر ہم امام اعظم کی سیرت کا مطالعہ بغور کریں تو یہاں بھی وہی جذبہ کار فرما نظر آئے گا جو اویس قرنی اور بایزید بسطامی کے لئے باعث نجات بن گیا تھا۔ حضرت ابو حنیفہ کے والد محترم آپ کے سن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے انتقال کرگئے تھے لیکن والدہ ماجدہ طویل عرصے تک زندہ رہیں اور امام اعظم کو ان کی خدمت کے

marfat.com

بے شمار مواقع میسر آئے۔ عام عورتوں کی فطرت کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ کچھ شکی مزاج تھیں۔ علمائے کرام کے مقابلے میں' قصے بیان کرنے والے واعظوں کو زیادہ پسند کرتی تھیں۔ کوفے میں عمرو بن ذر ایک مشہور واعظ تھے ان سے آپ کو بے حد عقیدت تھی۔ جب بھی کوئی شرعی مسئلہ پیش آتا تو امام اعظم کو حکم دیتیں عمرو بن ذر سے پوچھ آؤ۔ ابوحنیفہ تعمیل ارشاد کے لئے عمرو کے پاس جاکر مسئلہ پوچھتے۔ وہ انتہائی ندامت کے ساتھ معذرت کرتے کہ میں آپ کے سامنے کس طرح زبان کھول سکتا ہوں۔ امام اعظم فرماتے کہ والدہ محترمہ کا یہی حکم ہے اکثر ایسا ہوتا کہ عمرو بن ذر مسائل کا جواب دینے سے قاصر رہتے تو امام اعظم سے درخواست کرتے کہ آپ مجھے بتادیں میں اسی کو آپ کے سامنے دہرا دوں گا۔

کبھی کبھی اصرار کرتیں کہ میں خود چل کر دریافت کروں گی چنانچہ آپ گھوڑے پر سوار ہوتیں اور امام اعظم پیدل ساتھ ساتھ چلتے۔ خود مسئلہ بیان کرتیں اور جب اپنے کانوں سے جواب سن لیتیں تب کہیں جا کر انہیں اطمینان حاصل ہوتا۔ ایک بار کوئی مسئلہ پیدا ہوا تو امام اعظم سے پوچھا کہ مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے۔ ابوحنیفہ نے انتہائی وضاحت سے جواب دیا سن کر بولیں۔ "تمہاری سند نہیں۔ اگر زرعہ تصدیق کردیں تو مجھے اعتبار آجائے گا۔

امام اعظم ادب و احترام کے ساتھ اٹھے۔ تمام کام ترک کرکے مادر گرامی کو زرعہ کی خدمت میں لے گئے اور صورت حال بیان کی زرعہ نے جواباً کہا "آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں' میں کیا عرض کروں"

امام اعظم نے فرمایا "اس سلسلے میں میں نے یہ فتویٰ دیا تھا"

زرعہ نے کہا "بالکل درست ہے" زرعہ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر والدہ محترمہ کو اطمینان ہوا اور پھر گھر واپس تشریف لائیں۔

○☆○

ابن ہبیرہ نے امام اعظم کو بلا کر میر منشی مقرر کرنا چاہا مگر آپ نے صریحاً" انکار کردیا۔ حکومت و اقتدار کے نشے میں اسے ابوحنیفہ کی یہ روش گراں گزری نتیجتہً اس نے آپ پر سرکشی کا الزام عائد کرکے کوڑے لگوائے۔ اس وقت امام اعظم کی والدہ حیات تھیں آپ فرمایا

marfat.com

کرتے تھے "مجھے اپنی تکلیف کا ذرا بھی خیال نہیں تھا لیکن یہ سوچ کر شدید اذیت کا احساس ہوتا تھا کہ میری وجہ سے مادر گرامی کے دل کو صدمہ پہنچ رہا ہے" یہ تھی قرآن و حدیث کے احکام کی عملی تفسیر۔ اسی جذبہ احترام کے باعث خدا ان سے راضی ہوا اور وہ نعمان بن ثابت سے ابوحنیفہ کے درجے تک پہنچے۔ یہ ماں کی تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے جابر حاکم کے سامنے حق کی آواز بلند کی' اسیر زنداں ہوئے اور خدا کی راہ میں اپنے جسم کو ہدف ستم بننے کے لئے پیش کیا۔ یہ ماں کے ادب ہی کا صلہ تھا کہ انہیں مجلس میں آتا دیکھ کر استاد بھی تعظیما" کھڑے ہوجاتے تھے اور یہ ماں کی دعائیں ہی تھیں کہ وہ ہر معرکہ حیات میں سرخرو ہوئے یہاں تک ماضی و حال کے تمام اہل علم نے انہیں امام اعظم کہہ کر پکارا اور مستقبل پر بھی ان ہی کی گرفت محسوس ہوتی ہے۔

○☆○

آپ اس قدر صادق القول اور بے باک تھے کہ اظہار حقیقت کے سلسلے میں کسی دباؤ کو تسلیم نہیں کرتے تھے یہ آپ کی گرفتاری سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خلیفہ منصور اور اس کی بیوی حرہ خاتون میں گفتگو کے دوران تلخی پیدا ہوگئی۔ اسے شکایت تھی کہ خلیفہ انصاف نہیں کرتا۔ منصور نے اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک منصف کی تجویز پیش کی۔ حرہ خاتون نے امام ابوحنیفہ کا نام لیا۔ منصور نے اسی وقت آپ کو دربار میں طلب کرلیا۔ خاتون نے اپنی نشست پردے کے قریب رکھی تاکہ وہ خود اپنے کانوں سے امام اعظم کا فیصلہ سن سکے۔

"شرع کے اعتبار سے ایک مرد کتنے نکاح کرسکتا ہے؟" منصور نے آپ سے سوال کیا۔

"چار" امام اعظم نے مختصر جواب دیا۔

منصور پیچھے مڑا اور پس پردہ بیٹھی ہوئی اپنی بیوی سے مخاطب ہوا۔ "سنتی ہو"

حرہ خاتون نے آہستہ سے اقرار کیا۔ منصور خاموش ہوگیا۔ اس کے نزدیک مسئلہ ختم ہوگیا۔ امام اعظم نے چند لمحوں تک صورت حال کا جائزہ لیا اور پھر آپ کی باوقار آواز سے مجلس کا یہ سکوت ٹوٹ گیا۔

"بے شک اسلام میں چار نکاح جائز ہیں مگر یہ اجازت اس شخص کے لئے مخصوص ہے جو

marfat.com

عدل و انصاف پر قدرت رکھتا ہو۔ ورنہ ایک سے زیادہ شادیاں مناسب نہیں۔ پھر بھی کوئی ایسا کرتا ہے تو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"

یہ واضح اور مکمل جواب سن کر منصور خاموش ہوگیا۔ اور آپ اجازت طلب کر کے گھر تشریف لے آئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حرہ خاتون کا ایک خادم پچاس ہزار درہم لے کر حاضر ہوا۔

"خاتون نے نذر بھیجی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کنیز آپ کی حق گوئی کی نہایت ممنون ہے۔"

امام اعظم نے وہ رقم واپس کرتے ہوئے فرمایا "خاتون سے کہنا کہ میں نے جو کچھ خلیفہ ، سامنے بیان کیا ہے وہ میرا فرض منصبی تھا اس میں کوئی غرض پوشیدہ نہ تھی"

○☆○

شروع میں کوفے کے گورنر ابن ہیرہ نے سرکاری عہدہ قبول نہ کرنے کے سلسلے میں امام اعظم کے جسم مبارک کو تشدد کا نشانہ بنایا مگر جب آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہ ہوئی تو عقیدت مندوں کے حلقے میں شامل ہوگیا۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا "اگر آپ کبھی کبھی تشریف لے آتے تو مجھ پر احسان ہوتا امام اعظم جواب میں فرماتے "میں تم سے مل کر کیا کروں گا مہربانی سے پیش آؤ گے تو خوف ہے کہ کہیں تمہارے دام میں گرفتار نہ ہوجاؤں اگر اپنے اقتدار کا مظاہرہ کرو گے تو میری ذلت ہے۔ تم جو سیم و زر کا انبار رکھتے ہو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس جو دولت ہے تم اسے چھین نہیں سکتے پھر یہ تعلق کس طرح قائم ہو؟" امام اعظم کو اسی فطری قناعت و بے نیازی نے نام و نمود اور امرائے وقت کی محفلوں میں شرکت سے باز رکھا۔

○☆○

پیشے کے اعتبار سے آپ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے لیکن تجارت سے ذاتی فائدہ مقصود نہیں تھا پوری انسانی تاریخ میں ایسے چند ہی لوگ نظر آئیں گے جو صرف مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے دولت جمع کرتے تھے امام اعظم نے اپنے تمام دوستوں اور ملنے والوں کے روزینے مقرر کردیئے تھے علمائے کرام اور محدثین کی جماعت کے لئے تجارت کا ایک حصہ

marfat.com

مخصوص تھا اس سے جو فائدہ حاصل ہوتا وہ سال کے اختتام پر ان حضرات کو پہنچا دیا جاتا تھا گھر والوں کے لئے جو چیز پسند کرتے اسی مقدار میں خرید کر محدثین اور علماء کرام کی پاس بھی بھجواتے۔ شاگردوں میں سے اگر کوئی مالی الجھنوں کا شکار ہوتا تو اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتے تاکہ وہ اطمینان قلب کے ساتھ علم حاصل کرسکے۔ بہت سے لوگ جنہیں افلاس کی وجہ سے تحصیل علم کا موقع نہیں ملتا تھا۔ وہ امام اعظم ہی کی دستگیری کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک پہنچے۔ قاضی ابو یوسف بھی ان ہی افراد میں شامل تھے۔

یہ تھا ابو حنیفہؒ کی دولت کا استعمال۔ اب رہا آداب تجارت کا سوال تو اس میں امام اعظم کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ آج کے سوداگر آپ کو تاجر ہی تسلیم نہ کریں گے۔ ایک دن ایک عورت آپ کے پاس ایک قیمتی کپڑے کا تھان لے کر آئی اور کہنے لگی اسے فروخت کرا دیجئے۔ امام اعظم نے قیمت دریافت کی عورت نے سو درہم بتائے۔ آپ نے فرمایا "دام کم ہیں" اس پر عورت نے کہا کہ "دو سو سمجھ لیجئے" حضرت ابو حنیفہؒ نے فرمایا "اس تھان کی قیمت کسی بھی طرح پانچ سو درہم سے کم نہیں" عورت حیران ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھنے لگی۔ پھر آہستہ سے بولی "آپ شاید مذاق کررہے ہیں" جواب میں امام اعظم نے عورت کو اپنے پاس سے پانچ سو درہم دے دیئے اور کپڑے کا تھان رکھ لیا۔ اس احتیاط اور دیانتدارانہ طرز عمل نے آپ کے کاروبار کو نقصان پہنچانے کی بجائے زیادہ فروغ دیا۔

آپ لوگوں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے تھے مخالفین آپ کی ذات کو ہدف ملامت بناتے تو کبھی شکایت نہ کرتے مگر جب کوئی شخص کسی دوسرے انسان کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتا تو بے قرار ہوجاتے اور [illegible] تک اسے رسوائی سے بچانے کی تدبیر کرتے۔ ابراہیم بن عتبہ چار ہزار درہم کے مقروض [illegible] ہونے کے باعث اس قدر شرمندہ رہتے تھے کہ گھر سے نکلنا تک چھوڑ دیا۔ آخر ابراہیم کے ایک قریبی دوست نے چندہ کرکے انہیں اس مصیبت سے چھٹکارا دلانا چاہا۔ لوگوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس سلسلے میں تعاون کیا۔ جب وہ امام اعظم کے پاس گئے تو آپ نے پوچھا "کل کتنا قرضہ ہے؟" ابراہیم بن عتبہ کے دوست نے رقم کی مقدار بتائی۔

marfat.com

"چند پیسوں کے لئے اتنے لوگوں کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟" یہ کہہ کر آپ نے چار ہزار درہم ادا کردیئے۔ تاریخ میں اس قسم کے بے شمار واقعات ملتے ہیں جنہیں پڑھ کر امام اعظم کی دریا دلی اور شدت احساس کا اندازہ ہوتا ہے۔

ذہانت و تدبر اور عقل و فراست میں آپ کا کوئی حریف نہیں تھا یہاں تک کہ مخالفین بھی آپ کے ان اوصاف کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور تھے۔ خارجہ بن معصب کہا کرتے تھے "میں کم از کم ایک ہزار عالموں سے ملا ہوں جن میں عظیم تین چار اشخاص دیکھے ان میں ایک ابوحنیفہ تھے۔ علامہ ذہبی کا قول ہے "اولاد آدم میں جو لوگ نہایت ذکی گزرے ہیں ان میں ابوحنیفہ کا بھی شمار ہوتا ہے" محمد انصار کہا کرتے تھے "ابوحنیفہ کی ایک ایک حرکت بات چیت، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں دانشمندی کا اثر پایا جاتا ہے" علی بن عاصم کے الفاظ میں "اگر آدھی دنیا کی عقل دوسرے پلے میں رکھی جائے تو ابوحنیفہ کا پلہ بھاری رہتا۔"

ابوالعباس کو خلیفہ منصور کے دربار میں رسائی حاصل تھی لیکن یہ بدطینت شخص امام اعظم کا دشمن تھا اور ہر وقت آپ کو نقصان پہنچانے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ ایک دن ابوحنیفہ کسی ضرورت سے دربار گئے اتفاقاً ابوالعباس بھی وہاں وجود تھا آپ کو دیکھتے ہی دوسرے لوگوں سے کہنے لگا "آج ابوحنیفہ میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جائیں گے" امام اعظم جس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے وہ بیان کرنے بھی نہیں پائے تھے کہ ابوالعباس بول پڑا۔ "امیرالمومنین کبھی کبھی ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اس شخص کی گردن ماردو۔ ہمیں قطعاً علم نہیں ہوتا کہ وہ شخص مجرم ہے یا بے قصور۔ اس صورت میں ہمیں خلیفہ کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے یا نہیں؟" ابولعباس نے بڑا ٹیڑھا سوال کیا تھا۔ تمام درباری امام اعظم کی طرف دیکھنے لگے۔ خود منصور بھی اپنی جگہ سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"تمہارے نزدیک خلیفہ کے احکام حق ہوتے ہیں یا باطل؟" امام نے ابولعباس کو جواب دیتے ہوئے نیا سوال کرڈالا۔ منصور کے سامنے کس کی طاقت تھی جو احکام خلافت کو باطل کہہ سکے۔ مجبوراً ابوالعباس کو کہنا پڑا کہ خلیفہ کے تمام احکام حق ہوتے ہیں۔ یہ سن کر امام نے فرمایا "پھر حق کی تعمیل میں کسی سے کیا پوچھنا" اس جواب کے ساتھ ابوالعباس کا چہرہ اتر گیا۔ اس کی

marfat.com

، سازش بری طرح ناکام ہو گئی تھی۔

○☆○

ایک شخص اپنی بیوی سے ناراض ہو گیا اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک تو مجھ سے نہیں بولے گی، میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ عورت سخت مزاج تھی، اس نے بھی غصے میں وہی قسم کھالی اور وہی الفاظ دہرائے جو شوہر نے کہے تھے جب نفرت اور غصے کا وقتی سیلاب گزر گیا تو دونوں کو افسوس ہوا۔ شوہر نے اس سلسلے میں حضرت امام سفیان ثوری سے رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر حال میں قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ وہ شخص انتہائی مایوسی کے عالم میں امام اعظم کی خدمت میں پہنچا اور اپنے اس مشکل مسئلے کا حل دریافت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ "شوق سے باتیں کرو۔ کسی پر کوئی کفارہ نہیں" جب حضرت سفیان ثوری کو یہ بات معلوم ہوئی تو بہت برہم ہوئے اور امام اعظم سے کہنے لگے کہ آپ لوگوں کو غلط مسئلے بتایا کرتے ہیں ابوحنیفہ نے اس شخص کو دوبارہ بلا کر کہا "حضرت سفیان ثوری کی موجودگی میں پورا واقعہ تفصیل سے بیان کرو" جب شوہر اپنا مسئلہ بیان کر چکا تو امام اعظم سفیان ثوری سے مخاطب ہوئے "میں اب بھی کہتا ہوں کہ کسی پر کوئی کفارہ نہیں"

"یہ کیسے ممکن ہے؟" سفیان ثوری اب بھی پہلے کی طرح غیر مطمئن تھے۔

"جب بیوی نے شوہر کو مخاطب کر کے وہ الفاظ کہے تو عورت کی طرف سے بات کی ابتدا ہو چکی۔ پھر قسم کہاں باقی رہی؟"

حضرت سفیان ثوری امام اعظم کا جواب سن کر حیران رہ گئے اور ستائشی لہجے میں فرمانے لگے "حقیقتاً" جس اہم نکتے تک آپ کے ذہن کو بروقت رسائی حاصل ہوتی ہے وہاں تک ہم لوگوں کا خیال بھی نہیں پہنچتا"

ایسا ہی ایک اور واقعہ مشہور ہے جس میں امام اعظم کی ذہانت نے ایک اہم ترین کردار ادا کیا تھا۔ اور ایک آسودہ حال خاندان کو تباہی سے بچا لیا تھا۔ ایک شخص کسی ذاتی رنجش کی بنیاد پر اپنے خسر سے ناراض رہتا تھا جب وہ کاروباری سلسلے میں شہر سے باہر جانے لگا تو اس نے اپنی بیوی پر پابندی عائد کرتے ہوئے کہا کہ "اگر تو میری عدم موجودگی میں اپنے باپ کے گھر گئی تو

marfat.com

میری طرف سے تجھے تین طلاق ہے" یہ کہہ کر شوہر چلا گیا بیوی سختی سے شوہر کی ہدایت پر کاربند رہی۔ اس اثناء میں عورت کا باپ شدید بیماری میں مبتلا ہوگیا۔ گھر کے لوگوں نے اسے اطلاع دی مگر وہ شوہر کے حکم سے مجبور تھی یہاں تک کہ باپ کا آخری وقت قریب آپہنچا۔ ماں نے پیغام بھیجا، بھائیوں نے اصرار کیا لیکن وہ اپنے مکان کی چاردیواری سے باہر نہیں نکلی اور پھر کچھ دن بعد اطلاع ملی کہ باپ دنیا سے گزر گیا۔ اس نے یہ صدمہ بھی برداشت کرنے کی کوشش کی لیکن بہرحال ایک کمزور دل عورت تھی جذبات پر قابو نہ رکھ سکی اور باپ کی میت کا آخری دیدار کرنے کے لئے گھر سے نکل کھڑی ہوئی۔ دفن میں شرکت کی اور پھر فوراً ہی واپس آگئی تین چار ماہ بعد جب شوہر لوٹ کر آیا تو اسے خسر کے انتقال کی خبر ملی۔ بیوی سے دریافت کیا تو اس نے سچائی کے ساتھ اقرار کرلیا کہ صرف دفن کی رسم میں شریک ہونے کے لئے باپ کے گھر گئی تھی۔ شوہر ایک عقلمند شخص تھا اس نے بیوی کے جذبات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا کہ وہ سنگین حالات میں بھی اس کے حکم کی پابند رہی لیکن باپ کے انتقال کے صدمے کو برداشت نہ کرسکی یہ ایک اضطراری فعل تھا جسے آسانی کے ساتھ نظر انداز کیا جاسکتا تھا مگر شوہر کی شرط کے مطابق طلاق ہو چکی تھی۔ شوہر کو اس واقعے کا بے حد افسوس تھا۔ دراصل یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اس کے شہر سے باہر جاتے ہی حادثاتی طور پر خسر کا انتقال ہوجائے گا مجبوراً شوہر نے بیوی کو گھر سے رخصت کردیا اور اس وقت کے تمام علماء کرام سے اس سلسلے میں رجوع کیا۔ ہر امام کا ایک ہی جواب تھا کہ طلاق واقع ہو چکی ہے۔ سیدھی سی بات تھی شرط ٹوٹتے ہی طلاق کا واقع ہوجانا ایک فطری عمل تھا وہ بیوی کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اور شرع ازدواجی تعلق قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ ایک عجیب اذیت ناک کشمکش تھی۔ بظاہر اس پیچیدہ مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آتا تھا۔ آخر ایک دن کسی نے اسے رائے دی کہ وہ امام اعظم کے سامنے اپنی مشکل بیان کرے۔ شوہر کو یہاں بھی اپنے حق میں فیصلے کی امید نہیں تھی لیکن چاروناچار ابوحنیفہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد امام اعظم نے فرمایا "طلاق" واقع نہیں ہوئی۔ وہ اب بھی تمہاری بیوی ہے۔ تم کسی کفارے کے بغیر اس سے ازدواجی تعلق قائم رکھ سکتے ہو" یہ فتویٰ سننے

marfat.com

کے بعد اس شخص کی خوشی ناقابل بیان تھی وہ امام اعظم کے علم و فضل کی تعریفیں کرتا ہوا رخصت ہوگیا۔ پھر چند ہی دنوں بعد یہ بات زبان زد خاص و عام ہوگئی کہ جس مسئلے کا حل تلاش کرنے میں سارے علماء ناکام رہے اسے امام اعظم نے بہ آسانی حل کردیا۔ ایک مرتبہ پھر یہ بات مشہور ہوگئی کہ ابوحنیفہ اپنے قیاس کی بنیاد پر غلط فیصلے دیتے ہیں۔ جب اس ذیل میں بعض علمائے کرام نے امام صاحب سے وضاحت طلب کی تو آپ نے انتہائی عجزوانکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا "موت کے بعد انسان کا دنیا سے ہر تعلق ختم ہوجاتا ہے یہاں تک کی اپنی دولت اور جائیداد پر بھی اس کا کوئی حق نہیں رہتا جب وہ عورت شوہر کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے باپ کے گھر گئی تو فی الحقیقت وہ مکان اس کے باپ کی ملکیت نہ رہا تھا انتقال کے بعد وہ خود بھی وراثت میں ایک قانونی حصہ دار تھی نتیجتاً" اس نے باپ کے مکان میں نہیں، اپنے گھر میں قدم رکھا۔ اس طرح عورت کے فعل پر شوہر کی عائد کردہ شرط کا اطلاق نہیں ہوگا اور نکاح ہر صورت میں برقرار رہے گا" یہ نکتہ سن کر تمام علماء حیران رہ گئے اور بعض کی زبان سے نکلا "واللہ اس میدان میں کوئی شخص ابوحنیفہ کی ہمسری نہیں کرسکتا"

○☆○

ضحاک خارجیوں کا مشہور سردار تھا جو بنی امیہ کے دور میں کوفے پر قابض ہوگیا تھا ایک دن وہ امام اعظم کے پاس آیا اور تلوار دکھاتے ہوئے بولا "توبہ کرو"

"کس بات سے؟" آپ نے بے خوفی کے ساتھ پوچھا۔

ضحاک نے کہا "تمہارا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کے جھگڑے میں ثالث کو تسلیم کرلیا تھا جب وہ حق پر تھے تو پھر ثالث کے کیا معنی ہیں؟"

امام اعظم نے فرمایا "اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو دیگر بات ہے ویسے اگر صورتحال کی تحقیق منظور ہے تو مجھے کچھ کہنے کی اجازت دو"

"میں بھی مناظرہ چاہتا ہوں" ضحاک نے کہا۔ "تم مجھے مطمئن کردیا پھر میرے سامنے اپنے عقیدے سے توبہ کرو۔ اگر ان دونوں میں سے تم کوئی کام نہ کرسکے تو پھر مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ" خارجی سردار نے اپنی شمشیر کو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر

marfat.com

امام اعظم پر ان باتوں کا اثر نہیں ہوا آپ نہایت اطمینان سے اس خوفناک صورت حال کا مقابلہ کر رہے تھے "اگر کسی وجہ سے یہ بحث نتیجہ خیز نہ ہو سکی تو پھر فیصلہ کس طرح ہوگا؟ ابو حنیفہ نے سوال کیا۔

ہم دونوں ایک شخص کو منصف بنائے دیتے ہیں" خارجی سردار نے تجویز پیش کی۔ "وہ شخص فیصلہ کرے گا کہ ہم میں سے کون غلطی پر ہے"

امام اعظم نے ضحاک کی تجویز سے اتفاق کیا اور اسی کے آدمیوں میں سے ایک شخص کو منصف بنا دیا۔ جب مناظرے کے ابتدائی مراحل طے ہو چکے تو امام اعظم نے فرمایا "یہی کام تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی کیا تھا۔ پھر ان پر کیا الزام ہے؟"

ضحاک یہ سن کر دم بخود رہ گیا اور پھر کچھ دیر بعد سر جھکائے ہوئے خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا۔

آپ کی بے باکی کا یہ معیار کہ خلیفہ وقت بھی زبان مبارک پر مہر خاموشی نہ لگا سکا۔ زہد و تقویٰ کا یہ عالم کہ سیم و زر کے انبار بھی آپ کو صراط مستقیم سے نہ ہٹا سکے۔ ضبط نفس کی یہ شان کہ لوگوں نے تمام عمر دل آزاریاں کیں مگر آپ حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ بعض کم ظرف مخالفین کو جس قدر برے الفاظ یاد تھے وہ سب کے سب آپ کے نام سے منسوب کر دیئے گئے تھے۔ ایک شخص نے آپ کو بھرے مجمع میں ماں کے حوالے سے فحش گالی دی مگر آپ نے اسے دعائیہ کلمات سے یاد کیا۔ ایک گستاخ نے آپ کو سر محفل زندیق کہہ کر پکارا۔ آپ نے جواباً" فرمایا خدا تمہاری مغفرت کرے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تمہاری رائے میرے بارے میں درست نہیں ہے۔

بقیہ: اسلام آباد میں عرس شیر ربانیؒ کے روح پرور مناظر

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی دعا پر ہوا اور آخر میں حاضرین و زائرین کو سنت نبوی کے مطابق بٹھا کر کھانا کھلایا گیا لنگر کا انتظام بہت عمدہ تھا ہر آنے والے کو لنگر پیش کیا گیا بڑے سکون اور آرام سے انتظامیہ نے اپنے فرائض سر انجام دیئے۔ قافلوں کی صورت میں کراچی سے لے کر پشاور تک آئے ہوئے زائرین کو کھانا ساتھ بھی دیا گیا۔ تاکہ راستہ میں تکلیف نہ ہو عرس کی تقریبات میں غیر شرعی رسومات (مثلاً ڈھول باجا' گانا اور بے پردہ عورتوں کی شمولیت) کا نام و نشان تک نہ تھا اور یہ تقریبات ہر لحاظ سے اتباع سنت نبویؐ کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی تبلیغی سرگرمیوں کی روشن مثال

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

من عمل بما علم ورثہ اللہ مالم یعلم۔

''جس شخص نے علم پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا علم عطا کرتا ہے جو وہ نہیں جانتا''۔

لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَبَدَاَ بِالْعِلْمِ وَاَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَّمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّؓ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّىْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَىَّ لَاَنْفَذْتُهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَآءَ فُقَهَآءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِىْ يُرَبِّى النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔ یہاں علم سے ابتداء فرمائی اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں جنہوں نے میراث میں علم پایا۔ جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پالیا۔ جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو

marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ فرمایا ہے: بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔ فرمایا: اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے۔ فرمایا: لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو اہل جہنم سے نہ ہوتے۔ فرمایا: کیا اہلِ علم اور جہلاء برابر ہو سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں تفقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اسے تمہارے کام تمام کرنے سے پہلے بیان کر دونگا۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: كُونُوا رَبَّانِيِّينَ سے مراد حکماء، علماء اور فقہاء ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عالم ربّانی وہ ہے جو لوگوں کو بڑی باتیں بتانے سے پہلے چھوٹی باتیں بتائے (صحیح بخاری شریف جلد اول، کتاب العلم، باب 52)

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا، اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر ہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کی محترم شخصیت پشاور سے لے کر کراچی تک ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں جانی پہچانی جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں شرقپور شریف میں حاصل کی۔ دینی مدارس سے علومِ اسلامیہ حاصل کرنے کے علاوہ اپنے والد بزرگوار قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عربی اور فارسی زبانوں میں خصوصی استعداد کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی پائی۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف اتباعِ سنتِ نبوی ﷺ کی تبلیغ کا ایک مرکز ہے، ملک بھر میں ایک مثالی خانقاہ کے طور پر مشہور و معروف چلا آرہا ہے۔

marfat.com

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے بانی اور منتظم اوّل اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جن کی پوری زندگی کے شب و روز عشقِ رسول اللہ ﷺ اور اتباعِ سنتِ نبوی ﷺ سے معمور ہے۔ آپؒ کی روزمرہ کی زندگی حضور اکرم ﷺ کی سنت اور اتباعِ سنت کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھی۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے برادرِ حقیقی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین اور سجادہ نشین تھے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم خانوادہ کے عظیم بزرگوں کے زیرِ سایہ روحانی تربیت حاصل کی۔ آپ بچپن ہی سے کم گو، بلند اخلاق اور مؤدب رہے ہیں۔ آپ علماء، مشائخ، حفاظ، قراء، دانشوروں اور ہر طبقہ زندگی کی ممتاز و معروف شخصیتوں کے قدردان ہیں۔ آپ کی طبیعت میں عاجزی وانکساری اور تواضع کا جذبہ بدرجہ اُتم پایا جاتا ہے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا شخص یا کوئی بھی ملاقاتی آپ کے ایثار، خلوص اور محبت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا دورِ حاضر میں بلاشبہ آپ سلف صالحین اور متقدمین اکابر اولیاء اللہ کی ایک نشانی ہیں۔

مبلغِ اسلام

اولیاء اللہ کا ایک ایسا گروہ ہوتا ہے جس کے ذمہ دینِ اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عین اس کے مطابق زندگی بسر کرنا لازم ہوتا ہے۔ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا شخص ہر قسم کی بدبختی، شقاوت اور روحانی امراض و رزائل سے پاک ہو جاتا ہے۔ ولیِ کامل اتباعِ سنت نبوی ﷺ کا نمونہ بن کر دینِ حقہ کی ترویج و اشاعت کو اپنا شعار بناتا ہے۔ بطورِ مبلغ اسلام حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے فرائضِ منصبی کو کماحقہٗ نبھایا اور نبھاتے چلے آرہے ہیں۔ ظاہری و باطنی علوم کی تحصیل کے بعد دینِ اسلام کی تبلیغ میں حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ۱۹۵۷ء کے بعد

marfat.com

سے کمال سرگرمی اور لگن سے کوشاں ہیں۔ اس ذیل میں آپ کی ایک مصروفیت ہفتہ وار سفینۂ اسلام (جو بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر بند ہے) اور ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی ادارتِ اعلیٰ ہے۔ سلسلہ عالیہ کا ماہنامہ نورِ اسلام عرصہ ۵۵ سال سے طالبانِ علومِ اسلام کی ذہنی تربیت اور فکری جلا کے لیے کام کر رہا ہے۔ ماہنامہ نور اسلام کے شیرِ ربانی نمبر، امامِ اعظم نمبر اور اولیائے نقشبند نمبر (دو جلدوں میں) زیورِ طبع سے آراستہ ہوئے۔ علمی و ادبی حلقوں میں مقبولیت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ امامِ اعظم نمبر ۲۸۰ صفحات پر اور اولیائے نقشبند نمبر بڑے سائز کے ۱۰۰۸ صفحات پر مشتمل علمی اور تحقیقی شاہکار ہیں۔ ماہنامہ نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر تین جلدوں میں شائع ہوا۔

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیادِ اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جامعہ حضرت میاں صاحب کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ عظیم درسگاہ عرصہ دراز سے ایک عظیم تبلیغی کارنامہ سرانجام دے رہی ہے۔ جامعہ حضرت میاں صاحب محکمہ اوقاف کی تحویل میں آ گئی...... آپ نے دارالمبلغین حضرت میاں صاحب کی بنیاد رکھی۔ اس معیاری درسگاہ سے جید علماء اور حفاظ ہر سال فارغ التحصیل ہو کر ملک کے طول و عرض میں مسلک اہلِ سنت و جماعت کی بیش بہا خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

بانی تحریکِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے دل میں جدید تقاضوں کے مطابق دورِ حاضر میں اسلام کی تبلیغ کا بہت گہرا جذبہ موجود ہے۔ آپ نے مسلکِ نقشبندیہ کے بطلِ عظیم، ہادی دین اور ضیغمِ اسلام یعنی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار مسلک امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دینے میں کیا ہے۔ آپ نے

marfat.com

مکتوبات امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباسات پر مشتمل ایک کتابچہ موسومہ بہ ''مسلکِ مجدد'' تقریباً دولاکھ تیس ہزار کی تعداد میں شائع کرواکر پاکستان بھر میں اور دیگر بیرونی ممالک میں مفت تقسیم کیا۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور کارناموں سے عوام الناس کو روشناس کروانے کے لیے چالیس برس قبل یومِ مجدد الف ثانی منانے کی تحریک کی ابتداء فرمائی۔ اس سلسلہ میں اخبارات، رسائل اور اشتہارات کے ذریعہ تحریک کو فعال بنانے کا کام کیا۔ آپ کی اپیل پر ملک کے گوشہ گوشہ میں اب ہر سال صفرالمظفر کے مہینہ میں یومِ مجدد الف ثانی نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کی سعی جمیلہ سے یومِ مجدد الف ثانی منانے کا سلسلہ ایک مربوط تحریک کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ آپ کو بلاخوف تردید بانی تحریکِ یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جا سکتا ہے۔ اس تحریک کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے آپ نے برکت علی اسلامیہ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں سالانہ اجلاس کا سلسلہ بھی جاری کیا۔ اجلاس میں پڑھے جانے والے مقالہ جات کی مقالاتِ یوم مجدد کے عنوان سے اشاعت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آپ کے خلوص کی بدولت یہ سلسلہ اشاعت بہت مقبول ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں آج تک یہ کتب و رسائل تقسیم ہو چکے ہیں۔ پاکستان بھر کے ہر شہر اور قصبے کے قابل ذکر ہال میں اور کراچی تھیوسوفیکل ہال میں ہر سال یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت حسن و اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ آپ نے تعلیمات امام ربانی عام کرنے کے لیے ''ارشاداتِ مجدد الف ثانی'' کتاب مرتب کی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عوام الناس میں صحیح تعارف کی خاطر ان کے مختصر حالات پر مشتمل کتابچہ ترتیب دیا۔ اس کی اشاعت فرمائی۔ آپ نے انگلستان، ترکی، شام، عراق، ایران، افغانستان، جرمنی، مشرقِ وسطیٰ کے دیگر کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے۔ ترکی میں پروفیسر ڈاکٹر حسین حلمی ایشیق سے تین بار سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیرونِ ملک تبلیغی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے ملاقات کی۔ پروفیسر موصوف

marfat.com

کی شائع کردہ مکتوبات امام ربانی کی عربی زبان میں تلخیص الانتخابات سرہند شریف کے اہم مقامات ومزارات کی تصاویر پر مبنی کتابچہ سرہند شریف کی تلخیص اور عربی میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھا جانے والا عربی قصیدہ مع اردو ترجمہ جزبۃ اشوقیۃ الی الحضرت المجددیہ کی اشاعت کرائی۔ جسے ترکی اور دوسرے اسلامی ممالک میں مفت تقسیم کیا گیا۔ آپ کی پُر خلوص تبلیغی سرگرمیوں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی فروغ پزیری کے لیے آپ کی مساعی جمیلہ سے متاثر ہوکر پروفیسر ڈاکٹر حسین حلمی الشیق استنبولی نے آپ کے مرتبہ ''مسلک مجدد'' کو ترکی میں شائع کروایا۔ آپ نے اعلیٰحضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی کامیابی اور فروغ کے لیے انتھک کام کیا۔ یہ آپ ہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ مکتوبات امام ربانی کو پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے ایم۔ اے اسلامیات کے نصاب میں شامل کیا گیا۔ حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین کی اردو اور انگریزی میں طباعت کروائی۔ کتاب ''دی نقشبندی'' برصغیر پاک وہند کے عظیم پیشوا حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تعارف اور بزرگانِ دین پر اجمالاً اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور تجدیدی کارناموں کے ہر پہلو پر مفصل اور مکمل کتاب مرتب کروائی۔ یہ کتاب انگریزی جاننے والے طبقہ کے لیے ایک معیاری کتاب ہے۔ جو لاہور کے ایک فاضل مصنف سردار علی احمد خاں صاحب کی تصنیف وتالیف ہے۔ اسے شائع کرکے پاکستان کے اہلِ علم اور بیرونِ ممالک علم دوست لوگوں میں سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا۔ اس کتاب سے دوسری غیر ملکی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے تن من دھن سے شب وروز کام کیا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ کام جاری وساری ہے۔ اس کار خیر میں انہیں نہ

marfat.com

ستائش کی تمنا اور نہ صلہ کی پرواہ ہے۔ آپ کی ترغیب وتحریک سے ملک کے نامور ادب اور شاعروں نے ملک کے مؤقر اردو انگریزی جرائد میں باقاعدگی سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مضامین شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ آپ کی اپیل پر عوام الناس نے لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، ہڑپہ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اٹک، پشاور، تخت بھائی، آزاد کشمیر، اوکاڑہ، ملتان، ڈیرہ غازی خاں، قصور شرقپور شریف، نواں کوٹ، پتوکی، حبیب آباد، میاں چنوں، چیچہ وطنی، کمالیہ، گکھڑ منڈی، سکھیے کی منڈی، پنڈی بھٹیاں، چوہڑکانہ، چنیوٹ، سمندری، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پیر محل، گوجرہ، خانیوال، لودھراں، بہاول پور، سکھر، حیدر آباد، میر پور خاص، کراچی، جڑانوالہ، فیصل آباد، مریدکے، حافظ آباد، خانقاہ ڈوگراں، کیرانوالہ، لالہ موسےٰ، جنڈانوالہ نزد کھاریاں اور سرائے عالمگیر کے علاوہ متعدد مقامات پر ملک بھر میں ''یوم مجدد الف ثانی'' نہایت شایانِ شان طریقہ سے منانے کا اہتمام کیا۔ ۱۹۸۴ء میں ماہِ صفر المظفر میں آپ نے تقریباً پاکستان کے طول وعرض میں ایک سوتیس (۱۳۰) جلسوں میں بنفسِ نفیس شریک ہوئے اور ان کی صدارت کی۔ حکومتِ پاکستان نے بھی پاکستان تمثیل سنٹروں میں ''یومِ مجدد الف ثانی'' منانے کے احکامات جاری کیے۔ ریڈیو اور ٹی۔وی پر ۲۸ صفر المظفر کو خصوصی پروگرام نشر کیے۔

عاشقِ رسول ﷺ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو حضور نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ سے والہانہ عقیدت ہے۔ آپ سر عشقِ نبی ﷺ سے سرشار ومخمور ہیں۔ آپ پر سرکارِ دوجہاں ﷺ کا یہ خصوصی کرم ہے کہ انیس (۱۹) مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضری دے چکے ہیں۔ آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اس شرف سے مشرف ہوئے اور درگاہِ حضور ﷺ میں عقیدت کیشی کے اتنے لمحات گزارے۔ آپ کے عشق رسول ﷺ کا اندازہ اس واقعہ سے

marfat.com

لگایا جاسکتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ایک برطانوی یہودی مصنف ڈاکٹر پنہاس نے نبی محترم تاجدارِ عرب وعجم ﷺ کی شان میں ایک گستاخانہ کتاب شائع کی۔ اس کتاب کے خلاف لاہور میں احتجاجی جلوس کی آپ نے قیادت کی۔ گرفتار ہوئے۔ کیمپ جیل لاہور میں ۱۳ دن قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ نے تحفظِ ناموسِ رسالت کی خاطر سب مصائب وآلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں جیل کے اندر موجود طلباء اور قیدیوں کی اصلاح کی کوشش فرماتے رہے۔ قیدیوں میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔ اس طرح آپ نے پیر پیراں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر عمل کیا۔

حضور نبی پاک ﷺ کے معجزات، تبلیغی کارناموں اور سیرت پر مبنی کتاب تتمہ معارج النبوۃ کو فارسی زبان میں اہلِ اسلام کی اصلاح کے لیے شائع کروا کر پوری دنیائے اسلام میں تقسیم کا سلسلہ جاری کیا۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے عقیدت

حضرت میاں صاحب کو جانشینِ احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے خلیفہ اوّل امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ بھی بے پناہ عقیدت ومحبت ہے۔ سیّدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بانی ہیں۔ اصحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے امام وپیشوا ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے کارہائے نمایاں اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے یومِ سیدنا حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو منانے کے سلسلہ میں بھی پہل کی۔ چنانچہ پاکستان کے طول وعرض میں جمادی الثانی کے ماہِ مبارک میں یوم سیدنا حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شایانِ شان طریقہ سے منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ آپ کے حالاتِ زندگی اور کارہائے نمایاں پر مشتمل فضائل سیدنا حضرت

marfat.com

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے موسوم ایک کتابچہ مرتب کر کے طبع کروایا۔ یہ کتابچہ کئی ایڈیشنوں میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت امامِ ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فقہ کا بانی اور صاحبِ خانہ قرار دیا ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی معنوی اولاد کہا ہے۔ دنیا اسلام میں ۶۵ فی صد مسلمان فقہ میں حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں۔ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات اور آپ کی شخصیت کے علمی، عملی، اجتہادی و روحانی پہلوؤں کے مختلف گوشوں سے نقاب کشائی کرنے کے لیے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے ماہنامہ ''نور اسلام'' کا ''امامِ اعظم نمبر'' نکالا بعد میں یہ نمبر تذکرہ حضرت امامِ اعظم کے نام سے کتابی صورت میں شائع کروانے کا بھی اہتمام کیا۔ گویا آپ نے حضور نبی کریم صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بانی سلسلہ جانشین مصطفےٰ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بانی فقہ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برِصغیر پاک و ہند میں ہزار سالہ مجدد کی تعلیمات اور کارہائے نمایاں سے عوام الناس کو روشناس کرانے کے لیے ایک مشنری جذبہ سے کام کیا ہے۔ موجودہ مادی دور میں اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔

علم دوستی

قارئین اس سے خود میاں صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں اور خدمات کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپور نقشبندی مجددی نے اب تک مندرجہ ذیل کتب مرتب اور شائع کی ہیں۔ جس سے آپ کی علم دوستی اور تبلیغ اسلام کے جذبات واحساسات کی ترجمانی ہوتی ہے۔

marfat.com

(۱) صدائے حق (۲) مغیۃ المصلّی (۳) تنویرِ حرم (۴) آسان عربی اردو گرائمر (۵) خزینہ معرفت (۶) ارشاداتِ مجدد (۷) مناسکِ حج (۸) مسلک مجدد (۹) مقالاتِ یومِ مجدد (۱۰) المنتخبات من المکتوبات امامِ ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) سرہند شریف (۱۲) الجذبۃ الشوقیا (۱۳) حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین (۱۴) Hazrat Mujjadid and his critics (۱۵) ماہنامہ نورِ اسلام کا شیرِ ربانی نمبر (۱۶) ماہنامہ نور اسلام کا امامِ اعظم نمبر (۱۷) ماہنامہ نور اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر (۱۸) The Naqshabandi (۱۹) تتمہ معارج النبوۃ (۲۰) مختصر حالات حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ (۲۱) مختصر حالات حضرت امامِ ربّانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ (۲۲) تائید اہلِ سنّت (۲۳) فضائل حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۴) فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲۵) احترامِ مرشد (۲۷) ماہنامہ نور اسلام کا حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نمبر (۲۸) ماہنامہ نور اسلام کا پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر (تین جلدیں) (۲۹) فہرست ذخیرہ کتب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (تین جلدیں) وغیرہ۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے مندرجہ بالا اشاعتی سلسلہ کے علاوہ درج ذیل کتب کی اشاعت کے لیے شعبہ نشرواشاعت دارالمبلّغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کی جانب سے مالی تعاون فرمایا:

(۱) خزینہ معرفت (۲) تذکرہ حضرت امامِ اعظم (۳) طریق النجات (۴) خطباتِ شیرِ ربانی (۵) رشحاتِ عنبریہ (۶) بزمِ خیر از زید (۷) تاریخ القرآن (۸) حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس (۹) ارشاداتِ مجدد (۱۰) تجلیات امامِ ربانی (۱۱) حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال (۱۲) المولد والقیام اور متعدد کتب بازار سے خرید کر

maktabah.org

لائبریریوں، علمی اور ادبی حلقوں میں مفت فراہم کیں جن میں (۱) خون کے آنسو (۲) تجلیاتِ امامِ ربّانی (۳) رسائل نقشبندیہ (۴) پیرانِ پیر (۵) سیرت حضرت مجدد الف ثانی (۶) مکتوباتِ امامِ ربّانی (۷) محبت کی نشانی (۸) میری نماز (۹) پروفیسر حاکم علی (۱۰) ضیاء القرآن (۱۱) ماہنامہ نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر (۱۲) مدنی تاجدار کا تحفہ نماز (۱۳) مقالات یومِ جامی (۱۴) قصیدہ نعتیہ (۱۵) سوانح حیات حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ مزید براں آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک کے مرقومہ قطعات اسمِ ذات اور پاکستان اور ترکی کے عالمی شہرت یافتہ خطاط سے طغرے اور قطعات تحریر کروا کر ہزاروں کی تعداد میں طبع کروائے۔ ان کی ملک اور بیرونِ ملک مفت تقسیم کا اہتمام کیا۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی جہاں اشاعتِ اسلام کے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں وہاں آپ نے عید میلاد النبی ﷺ، یومِ سیّدنا حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ سیّدنا حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ سیّدنا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، یومِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، یومِ حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سلسلے میں اجلاس منعقد کرنے کے لیے ملک بھر میں ایک منظم تنظیم کا بھی آغاز کیا۔ آپ نے پورے ملک میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے متوسلین کے تبلیغی مراکز قائم کیے ہیں۔ ان مراکز کی وساطت سے پورے سال تبلیغی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔

marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے اعلیٰحضرت شیرِ ربّانی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجدد رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لیے پیرومرشد اعلیٰحضرت شیرِ ربانی حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار قدس کی عمارت کی بنیاد رکھی۔ آپ کی سعی ومحبت سے مزار شریف کی عمارت پایہ تکمیل کو پہنچی۔ آپ کی ترغیب سے جامع مسجد شیرِ ربانی گیڈری ضلع فیصل آباد، جامع مسجد شیرِ ربانی وسن پورہ، لاہور، جامع مسجد شیرِ ربانی غوث پارک سنگھ پورہ، لاہور، جامع مسجد شیرِ سانده ہلا ہور، جامع مسجد شیرِ ربانی اچھرہ، لاہور اور دار العلوم شیرِ ربانی کے نام سے متعدد مدارس قائم ہوئے ہیں۔ آپ نے نادار، غربا و مساکین کی امداد کے لیے طبی سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے شیرِ ربانی ڈسپنسریوں اور طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے لیے ملک بھر میں متعدد مقامات پر لائبریریاں قائم کرنے کی اہلِ سلسلہ کو ترغیب دی۔ الحمد للہ آپ کے خلوص اور جذبہ کی بدولت اس وقت متعدد ہسپتال، ڈسپنسریاں اور لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی زیرِ سرپرستی وزیرِ صدارت چک ۱۰۷ ڈی۔ بی تحصیل یزمان ضلع بہاولپور، چک ۲۱۷ رای۔ بی تحصیل بوریوالا ضلع وہاڑی اور چک نمبر ۸۶ ضلع ساہیوال میں ہر سال اعلیٰحضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرسوں کی ایمان افروز تقریبات باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہیں۔ آپ کے زیرِ اہتمام ہر سال ۱۷۔۱۸ اکتوبر بمطابق یکم دوئم کاتک کو زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین، حامی شریعت، پیرِ طریقت حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک نہایت شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ اس کی تقریبات میں اتباع سنت نبوی ﷺ کو بالخصوص ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے شرقپور شریف کا یہ عرس پاکستان بھر

marfat.com

میں ایک مثالی حثیت رکھتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے اگست ۱۹۸۳ء میں مقابلہ مقالہ نگاری برائے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایوارڈ'' کا آغاز کیا۔ جس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے طلائی، نقرئی اور کانسی کے تمغہ جات کا اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اعلان کیا گیا۔ آپ کے اعلان پر ملک بھر کے کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس عربیہ کے طلبا و طالبات نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اسلامی انقلاب'' کے زیرِ عنوان مقابلہ مقالہ نگاری میں خُوب حصہ لیا۔ ۲۵/نومبر ۱۹۸۳ء کو موصولہ مقالا جات کے چھان بین کے بعد اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبا اور طالبات کو اعلان کے مطابق انعامات تقسیم کیے گئے۔ ان انعامات کے علاوہ طلبا و طالبات کی مزید حوصلہ افزائی کے لیے خصوصی انعامات بھی دیے گئے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے مستقل طور پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کی وسیع پیمانے پر تشہیر اور اسے دوام بخشنے کے لیے مجددیت کے مخلص عزیز محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب سے مشورہ کیا۔ حضرت میاں صاحب اور پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب ایک علمی ادارے کی تشکیل پر متفق ہوئے۔ جس کا نام مجددی صاحب نے ''حوزہ نقشبندیہ'' تجویز کیا۔ جو حضرت میاں صاحب نے پسند فرمایا۔ آپ کے زیرِ سرپرستی اور زیرِ صدارت ''حوزہ نقشبندیہ'' کی علمی مجالس ہوتی رہتی ہیں اور اس پر کام جاری و ساری ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی تقریری، تحریری، طباعتی و اشاعتی، دینی، سماجی اور فلاحی انجمنوں، ذکر کی محافل کے انعقاد، عرسوں اور جلسوں کی تقاریب کے لامتناہی سلسلہ کے پیشِ نظر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ کی زندگی کا اکثر و بیشتر

marfat.com

حصہ دینِ اسلام کی تبلیغ کی خاطر سفر اور تبلیغی سرگرمیوں میں بسر ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی تبلیغ اسلام کے لیے وقف ہے۔ ذاتی مصروفیتوں اور نفسانفسی کے اس دور میں آپ تن تنہا دین حنیف کی سربلندی کے لیے کئی اداروں اور انجمنوں سے بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ ایثار و قربانی کی یہی تابندہ اور روشن مثال وطنِ عزیز کے جملہ مشائخ عظام اور سجادہ نشین حضرات کو دعوتِ غور و فکر مہیا کرتی ہے۔ اے کاش! ہماری دیگر قابلِ قدر ہستیاں اسی جذبے سے کام لیں اور تبلیغِ دین کے فریضہ کو آگے بڑھا سکیں تاکہ ملک میں جلد از جلد نفاذِ اسلام کا کام مکمل ہو سکے۔

رفاہی اداروں کا قیام

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے زیرِ سرپرستی مختلف رفاہی ادارے ☆ دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ برائے طلباء ☆ شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ فری ڈسپنسری ☆ فری سفری شفاخانہ (جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے) ☆ جامعہ شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ برائے طالبات شب و روز خدمتِ خلق انجام دے رہے ہیں۔

ماخذ

☆ بخاری شریف مترجم اردو جلد اوّل
☆ فیضانِ شیرِ ربانیؒ: اشاعتِ خاص برائے یو۔ کے
☆ مجالسِ جمیل
☆ ماہنامہ نور اسلام
☆ حوزہ نقشبندیہ۔

marfat.com

نظام تعلیم

سید عبدالرحمٰن بخاری

۱۔ اسلام نے فروغ علم کو نہ صرف حکومت اسلامیہ بلکہ ہر فرد ملت کا دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ معاشرہ میں تعلیم عام کرنے کے لیے تمام انفرادی اور اجتماعی وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ اس راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کا خاتمہ اور جہالت و لاعلمی کا سدباب کیا جائے۔ درسگاہوں کے قیام، تعلیمی ماحول کی بہتری، معیارِ تعلیم کی ترقی اور جدید وسائلِ تعلیم کی فراہمی کے لیے ہر ممکن ایثار و قربانی سے کام لیا جائے۔

۲۔ نظامِ تعلیم کی جڑ نصاب ہے۔ یہی وہ قالب ہے جس میں روحِ علم جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا نصابِ تعلیم کو اس طرح مدون کیا جائے کہ اس میں معاشرہ کی اجتماعی ضروریات اور اسلامی نظریۂ حیات کے علاوہ روحِ عصر کی بھرپور جھلک موجود ہو۔ نیز اس سے طلباء کے سامنے تعلیم کا جو مقصد ابھرے وہ حصولِ معاش کی بجائے تکمیلِ ذات، عرفانِ خالق اور شعور کائنات کا آئینہ دار ہو۔

۳۔ اسلام کے عالمی غلبہ اور امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے ناگزیر ہے کہ مسلمان سائنسی علوم و فنون کی تحقیق میں آگے بڑھیں اور جدید ٹیکنالوجی کی قوت فراہم کریں۔ لیکن یاد رہے کہ جدید علوم و فنون کی تعلیم پیرویٔ مغرب کی نیت سے نہیں بلکہ اس لیے ہو کہ ہم تہذیبی ارتقاء کے سفر میں اپنی منزل متعین اور اس کا صحیح راستہ تلاش کر سکیں۔

۴۔ مغربی تناظر میں جدید علوم و فنون کی تعلیم سیکولرزم اور الحاد کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کا تدارک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے نصابِ تعلیم میں عربی زبان اور تمام اسلامی علوم کی مرحلہ وار تدریس کا انتظام کریں۔ اس کے علاوہ شروع ہی سے قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ کی بامعنی تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیں تاکہ بچوں

marfat.com

کے اذہان و قلوب کی صحیح نشوونما ہو سکے اور معاشرت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے میں آسانی ہو۔

۵۔ نظام تعلیم کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے یہ کافی نہیں کہ دیگر علوم و فنون کے ساتھ دو، تین اسلامی مضامین کی پیوندکاری کر دی جائے بلکہ نصاب کے تمام مضامین اور مشمولات کا مجموعی آہنگ دینی ہونا چاہیے۔ ہر علم و فن سیکولر تصورات، مادی افکار اور باطل نظریات سے پاک ہو۔ تمام مضامین کی تعلیم اسلامی ذہنیت اور دینی طرز فکر کے ساتھ دی جائے۔

۶۔ اگر ہم اپنے نظام تعلیم کے ذریعے باکردار افراد تیار کرنا اور ایک صالح تمدن کی بنیاد اٹھانا چاہتے ضروری ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ صرف نصاب تعلـ ـے ہر مرحلے میں ایک مستقل مضمون کے طور پر شامل کیا جائے بلکہ اسے ر ظام تعلیم و تربیت کا مرکزی نقطہ بنا دیا جائے۔ اس سے طلباء کے اذہان میں ـرت و کردار کا مثالی تصور جاگزیں ہوگا۔ اس پاکیزہ تصور کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے بھرپور فکری و عملی رہنمائی میسر آئے گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے ان کا قلبی و روحانی تعلق پوری طرح استوار ہو گا۔ اور یہی تعلق تو امت مسلمہ کی بقاء و ارتقاء کا ضامن ہے۔ بقول اقبال ؎

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

۷۔ تعلیم بالذات مقصود نہیں بلکہ تعمیر سیرت و کردار کا ذریعہ ہے۔ علم وہی ہے جو سوز قلب میں ڈھل کر یقین کے درجے تک پہنچ جائے اور انسان کے ظاہر و باطن کو بدل دے۔ تربیت سے عاری نظام تعلیم سوائے جہالت کے کچھ نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیم بذریعہ تعمیر کردار کا اصول اپنایا جائے۔ طلباء کو اعلیٰ اخلاق، دینی

marfat.com

عبادات اور معاشرتی فرائض کی مسلسل عملی مشق کرائی جائے تا کہ یہ تربیت یافتہ نوجوان اصلاح معاشرہ کے حرکی و انقلابی کردار اور نمونے بن جائیں۔

۸۔ تمام انسانوں کے لیے ہر حال میں ایک ہی قسم کی تعلیم مؤثر نہیں ہو سکتی۔ ایک مغربی مفکر کی رائے میں تعلیم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ مضامین کی ترتیب اور اسلوب کی تدریج افراد کے طبعی اور عقلی ارتقاء کے قدرتی عمل سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ لہٰذا طریق تعلیم میں انسانوں کی مختلف طبائع، صلاحیتوں، مشاغل اور درجات کمال کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ہر فرد کی تعلیم و تربیت میں تدریج اور تنوع کے اصولوں کی پاسداری کی جائے۔

۸۔ دنیا میں کسی علم و فن کا حصول استاد اور مرشد کے بغیر ممکن نہیں۔ استاد کی توجہ طلباء کی تربیت اور تعمیر شخصیت میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ اساتذہ دوران تدریس اپنی گفتگو، تلقین اور تفہیم کے ذریعے طلباء کے ساتھ نفسیاتی لگاؤ اور شخصی توجہ کا گہرا ربط قائم رکھیں تا کہ استاد و شاگرد کے اس نفسیاتی تعلق کی لہروں سے علم کے انوار منتقل ہو کر طلباء کی شخصیت میں جذب ہو جائیں۔

۹۔ تعلیم میں بے سوچے سمجھے زبانی یاد کرنے اور رٹنے کا اسلوب طلباء کی ذہنی و فکری استعداد کو غارت کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس سے طلباء غور و فکر کی صلاحیت سے عاری اور اعتماد نفس سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے طریق تعلیم کی بنیاد مسلسل غور و فکر، تنظیم و ترتیب معلومات اور فہم و ابلاغ کی عملی مشق و ریاضت پر اٹھائیں تا کہ طلباء ہر مرحلۂ تعلیم میں جدید مسائل و موضوعات پر غور و فکر اور استخراج و استنباط کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو سکیں۔

marfat.com

بقیہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید رضی اللہ عنہ، کو سالہا سال رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی اور ذات رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود ان کی تربیت فرمائی تھی۔ اس لئے وہ دین اور دنیا کے ہر معاملے میں حضورؐ کا اتباع کرتے تھے۔ ہمیشہ پیوند لگے اور کھردرے کپڑے پہنتے، اپنی جوتیوں کی خود مرمت کر لیتے، غذا میں بالعموم جو کی روٹی ہوتی تھی جسے دودھ یا پانی میں بھگو کر خوشی خوشی کھا لیتے، کسی شخص نے کہا۔ "ابو اسامہ! آپ اتنا گھٹیا لباس پہنتے ہیں"؟ حضرت زیدؓ نے اس کے جواب میں فرمایا:

"ہماری عزت و توقیر تو بس اسلام سے ہے، قیمتی لباس سے کیا ہوتا ہے"۔

حضرت زیدؓ اگرچہ ایک کامیاب فوجی افسر اور دور اندیش سپہ سالار تھے۔ لیکن میدان جنگ میں ایک عام سپاہی اور ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا۔ ان کے اندر اس جذبہ کی نمود نہیں دیکھی گئی کہ میں فوج کا سردار ہوں اور دوسرے لوگ میرے ماتحت سپاہی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت زیدؓ کسی سفر (یا مہم) پر جاتے تو اپنے لئے کبھی خیمہ نہ لگاتے بلکہ دھوپ کے وقت ایک چادر کسی درخت یا جھاڑی پر ڈال کر اسی کے سائے میں آرام کر لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی سخت کوشی اور سادگی کی ہدایت فرماتے۔ اگر ساتھیوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو خود پانی بھر کر لاتے۔ ایک دن ایک پڑاؤ پر اپنے کندھے پر پانی سے بھری ہوئی مشک لا رہے تھے، میں نے کہا، "اے امیر! یہ مجھے دے دیجئے"۔ فرمایا، "تمہیں اللہ تعالیٰ جزا دے یہ کام میں خود ہی کروں گا تاکہ میرے دل و دماغ میں امارت کی بو نہ پیدا ہو جائے"۔

فقر و غنا کا یہ عالم تھا کہ گھر میں ایک پرانے بوریئے اور چند معمولی برتنوں کے سوا کوئی سامان نہ تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے ان کی انتہائے سادگی پر تعجب کا اظہار کیا تو فرمایا:

"اس گھر کی آرائش سے کیا فائدہ جس سے بہت جلد رخصت ہونا ہے"۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ، کو عبادت الٰہی سے خاص شغف تھا، رات کو بہت کم سوتے اور زیادہ وقت نماز میں گزارتے۔ نماز تہجد کا ساری عمر التزام رہا۔ آخر شب میں اپنے ساتھیوں کو بھی نماز کے لئے جگا دیتے، خشیت الٰہی سے اکثر اشکبار رہتے۔ مہمانوں کی بیحد تواضع کرتے، مسکینوں، غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور حاجت مندوں کی خدمت فرض سمجھ کر کرتے۔ پوری زندگی خشیت الٰہی، اطاعت و محبت نبوی، عبادت و تقویٰ اور خدمت خلق کی آئینہ دار تھی ــــــ یہی وہ اوصاف و خصائل تھے جنہوں نے زیدؓ کو خیر الخلائق، رحمت عالم، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب بنا دیا تھا۔

marfat.com

لاہور میں اوقات نماز۔ جون

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر و ختم سحری	طلوع آفتاب انتہائے فجر	ضحوۂ کبریٰ	ابتدائے وقتِ ظہر	وقتِ عصر	غروب آفتاب	وقتِ عشاء
	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ
1	3 : 21	4 : 59	11 : 12	12 : 01	4 : 57	7 : 02	8 : 39
2	3 : 21	4 : 59	11 : 12	12 : 01	4 : 57	7 : 03	8 : 39
3	3 : 20	4 : 58	11 : 12	12 : 01	4 : 57	7 : 03	8 : 40
4	3 : 20	4 : 58	11 : 12	12 : 01	4 : 57	7 : 03	8 : 41
5	3 : 20	4 : 58	11 : 12	12 : 01	4 : 57	7 : 04	8 : 41
6	3 : 20	4 : 57	11 : 12	12 : 01	4 : 58	7 : 04	8 : 42
7	3 : 20	4 : 57	11 : 12	12 : 02	4 : 58	7 : 05	8 : 43
8	3 : 20	4 : 57	11 : 13	12 : 02	4 : 58	7 : 05	8 : 43
9	3 : 20	4 : 57	11 : 13	12 : 02	4 : 58	7 : 06	8 : 44
10	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 02	4 : 58	7 : 06	8 : 44
11	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 02	4 : 59	7 : 06	8 : 45
12	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 03	4 : 59	7 : 07	8 : 45
13	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 03	4 : 59	7 : 07	8 : 46
14	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 03	4 : 59	7 : 07	8 : 46
15	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 03	4 : 59	7 : 08	8 : 46
16	3 : 19	4 : 57	11 : 13	12 : 03	5 : 00	7 : 08	8 : 47
17	3 : 19	4 : 58	11 : 14	12 : 04	5 : 00	7 : 08	8 : 47
18	3 : 19	4 : 58	11 : 14	12 : 04	5 : 00	7 : 09	8 : 47
19	3 : 19	4 : 58	11 : 14	12 : 04	5 : 00	7 : 09	8 : 47
20	3 : 19	4 : 58	11 : 14	12 : 04	5 : 00	7 : 09	8 : 48
21	3 : 19	4 : 58	11 : 14	12 : 04	5 : 01	7 : 09	8 : 48
22	3 : 19	4 : 59	11 : 14	12 : 05	5 : 01	7 : 10	8 : 48
23	3 : 19	4 : 59	11 : 14	12 : 05	5 : 01	7 : 10	8 : 48
24	3 : 19	4 : 59	11 : 14	12 : 05	5 : 01	7 : 10	8 : 48
25	3 : 20	4 : 59	11 : 15	12 : 05	5 : 01	7 : 11	8 : 49
26	3 : 20	4 : 59	11 : 15	12 : 05	5 : 01	7 : 11	8 : 49
27	3 : 20	5 : 00	11 : 15	12 : 06	5 : 01	7 : 11	8 : 49
28	3 : 20	5 : 00	11 : 15	12 : 06	5 : 02	7 : 11	8 : 49
29	3 : 21	5 : 00	11 : 16	12 : 06	5 : 02	7 : 11	8 : 49
30	3 : 21	5 : 00	11 : 16	12 : 06	5 : 02	7 : 11	8 : 50

﴿لاہور سے مشہور شہروں کا فرق﴾

آزاد کشمیر (کوٹلی) 3 منٹ بعد۔ بہاولپور، 14 منٹ بعد۔ پشاور بنوں، 12 منٹ بعد۔ حیدرآباد، 23 منٹ بعد
ڈیرہ غازی خان، 15 منٹ بعد۔ راولپنڈی، 6 منٹ بعد۔ سیالکوٹ، 3 منٹ بعد۔ سرگودھا، 6 منٹ بعد۔
ساہیوال، 6 منٹ بعد۔ فیصل آباد 5 منٹ بعد۔ کراچی، 27 منٹ بعد۔ کوئٹہ، 28 منٹ بعد۔
گجرات، 2 منٹ بعد۔ گوجرانوالہ، 3 منٹ بعد۔ لاڑکانہ، 24 منٹ بعد۔ میانوالی، 10 منٹ بعد۔
مری، 4 منٹ بعد۔ ملتان، 11 منٹ بعد۔

نوٹ:۔ ﴿اوقات میں کسی قسم کی غلطی ہو تو ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ کے لیے ازالہ کیا جاسکے۔﴾

marfat.com

منیر احمد اینڈ برادرز

M&B مینوفکچررز

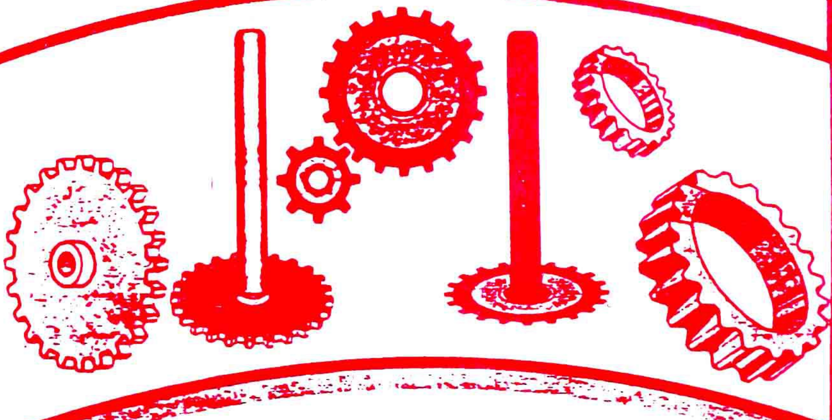

رم ایکسل ۔ رئیر ایکسل ۔ فرنٹ ایکسل برائے بیڈفورڈ
فیٹ، فورڈ، میسی، بیلارس، بس، ٹرک و دیگر ۔ وہیکلز،
تمام ماڈلز کے ایکسل و دیگر پارٹس آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

مُنیر احمد اینڈ برادرز پسرور روڈ، ڈسکہ

فون فیکٹری: 052-6613233 رہائش: 052-6610488 موبائل: 0300-9612876

marfat.com

زیر سرپرستی فخر المشائخ حضرت

میاں جمیل احمد

شرقپوری نقشبندی مجددی

مختلف رفاہی ادارے

- دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ — برائے طلباء
- جامعہ شیرِ ربانیؒ — برائے طالبات
- شیرِ ربانیؒ فری ڈسپنسری — فری سفری شفاخانہ

(جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)

شب و روز خدمت خلق انجام دے رہے ہیں۔ اہل ثروت حضرات و خواتین سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں۔

خصوصاً عید اضحی کے موقع پر قربانی کی کھالیں (یا ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم) ادارہ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف میں ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعیان!

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

آستانہ عالیہ: شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

marfat.com